ایمانیات، عبادات، سیرت، اذکار، دعاؤں، سنتوں اور آداب پر مشتمل
اِسلامیات
دوسری جماعت کے لیے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کتاب پڑھنے کی دُعا

کتاب پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔

اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجیے۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم پر علم و حکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رحمت نازل فرما، اے عظمت اور بزرگی والے۔ (مستطرف، ج ۱،ص ۴۰، دارالفکر بیروت)

ایمانیات، عبادات، سیرت، اذکار، دعاؤں، سنتوں اور آداب پر مشتمل

اِسلامیات

دوسری جماعت کے لیے
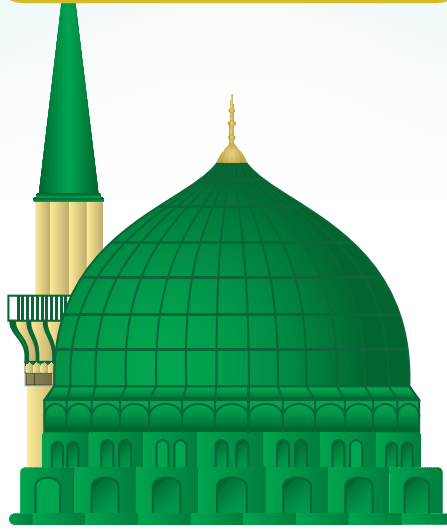
نام ____________________

ولدیت ____________ فون ____________

کلاس ____________ سیکشن ____________

رول نمبر ____________ اسکول ____________

____

شعبۂ اسلامیات

دارالمدینہ انٹرنیشنل یونیورسٹی پریس

پبلشر

دارالمدینہ انٹرنیشنل یونیورسٹی پریس

تیسری اشاعت: ۲۰۲۰

تیاری و پیش کش

شعبۂ اسلامیات

دارالمدینہ انٹرنیشنل یونیورسٹی پریس

ای میل: curriculum@darulmadinah.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب ”اسلامیات (دوسری جماعت کے لیے)“ مطبوعہ دارالمدینہ انٹرنیشنل یونیورسٹی پریس پر مجلس تفتیشِ کتب و رسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات اور فقہی مسائل وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

تاریخ: ۹ مارچ ۲۰۱۶

مجلس تفتیشِ کتب و رسائل

مزید معلومات اور آن لائن کتب کی خریداری کے لیے ہماری ویب سائٹ وزٹ کیجیے۔

www.dmiup.com

پیش لفظ

علم دین سیکھنے کی بدولت انسان کو وہ نور حاصل ہوتا ہے جو اسے کفر و شرک اور جہالت و گمراہی کے اندھیروں سے نکالتا اور جینے کا سلیقہ سکھاتا ہے۔ فی زمانہ اسکول، کالج اور یونیورسٹیوں کے نصاب میں شامل اسلامیات کی کتاب کی تدریس کو ہی اسلامی تربیت کے لیے کافی سمجھ لیا جاتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ تربیت کا آغاز بچے کی کس عمر سے اور کس علم سے ہونا چاہیے اس حوالے سے اہلِ فن کی آراء اگرچہ مختلف ہو سکتی ہیں، البتہ اسلام میں تربیت کا آغاز پیدائش کے فوراً بعد بچے کے کان میں اذان دے کر کیا جاتا ہے، گویا ابتدا ہی سے بچے کو اسلام کے بنیادی عقائد مثلاً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وحدانیت، نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رسالت اور نماز کے بارے میں آگاہی دے دی جاتی ہے۔ عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ مختلف انداز سے تربیت کا یہ سلسلہ آگے بڑھتا ہے۔

یوں تو ہر مسلمان کے لیے عبادات واخلاقیات اور اپنی ضروریات کے مسائل سے آگاہ ہونا اور عملاً ان سے آراستہ ہونا ضروری ہے۔ لیکن بچّوں کو باعمل مسلمان بنانے کے لیے بالخصوص ہمیں جُہدِ مسلسل کرنا ہوگی۔ اُمّتِ مسلمہ کے نونہالوں کی اس دینی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے دارالمدینہ انٹرنیشنل یونیورسٹی پریس میں علمائے کرام اور ماہرین کی زیرِ نگرانی دیگر مضامین کے علاوہ اسلامیات کی درسی کتب کی تیاری کا سلسلہ جاری ہے۔

اسلامیات کی یہ سیریز پرائمری کلاسز کے بچّوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ اس سے قبل پری پرائمری کلاسز کے تین حصّے اور پہلی کلاس کی کتاب شائع ہو کر آپ کے ہاتھوں میں پہنچ چکی ہیں۔ یہ سیریز تیار کرتے وقت بچّوں کی عمر اور دینی ضرورت کے مطابق موضوعات و مضامین کو مختلف ابواب میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔

پہلے باب کو مختلف قرآنی سورتوں، دُعاؤں، اور نماز کے اذکار سے مزین کیا گیا ہے۔ دوسرے باب میں اللہ عَزَّوَجَلَّ، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، آسمانی کتابوں، جنت و دوزخ اور فرشتوں پر ایمان وغیرہ عقائد کو احسن انداز میں پیش کیا گیا ہے تاکہ بچّے صحیح اسلامی عقائد سے آشنا ہو کر بدمذہبی اور گمراہی سے محفوظ رہ سکیں۔ تیسرے باب میں عبادات کے مسائل و احکام سکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ چوتھے باب میں مختصر اور جامع انداز میں حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت کے چند گوشوں پر روشنی ڈالی گئی ہے تاکہ بچّے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ طیبہ سے آشنا ہو سکیں۔ پانچویں باب میں اخلاق و آداب کو عام فہم انداز میں شامل کیا گیا ہے تاکہ بچّے اپنی زندگی کو اُس کے سانچے میں ڈھال سکیں۔ جبکہ چھٹے باب میں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور مشاہیر اسلام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کی مُبارک زندگیوں کے مختصر احوال شاملِ نصاب کیے گئے ہیں۔

اسلامیات کی موجودہ سیریز میں درج ذیل اُمور خاص اہمیت کے حامل ہیں:

- بچّوں کی ذہنی استعداد کے مطابق آسان اور عام فہم انداز میں اسباق لکھے گئے ہیں۔
- قرآنی آیات اور منتخب سورتوں کا ترجمہ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا مفتی ابو صالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی کے آسان اُردو ترجمہ "کنز العرفان" سے لیا گیا ہے۔
- تمام احادیث و روایات مستند کتب سے لی گئی ہیں۔
- بہتر نتائج کے حصول کے لیے سبق کے آغاز میں مقاصد لکھ دیے گئے ہیں تاکہ اساتذہ اور بچّے اہم باتوں پر توجہ مرکوز رکھ سکیں۔
- سبق کے آخر میں رہنمائے اساتذہ کا بھی اہتمام کیا گیا ہے تاکہ اساتذۂ کرام ان سے استفادہ کرتے ہوئے بچّوں کی بہترین تربیت کر سکیں۔
- مشقیں دلچسپ اور معیاری بنائی گئی ہیں نیز ایسی سرگرمیوں کو بھی شامل کیا گیا ہے جو بچّوں کی طلب علم میں اضافے کا سبب بنیں گی۔

حُسنِ نیت کے ساتھ کی جانے والی کوششوں کے باوجود اغلاط سے پاک ہونے کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔ والدین، اساتذۂ کرام اور دیگر قارئین سے گزارش ہے کہ کتاب کے بارے میں مفید مشوروں سے ضرور نوازیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا ہے کہ وہ اس کتاب کو بچّوں کے لیے بالخصوص اور دیگر قارئین کے لیے بالعموم اسلامی تعلیمات حاصل کرنے کا ذریعہ بنائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبۂ اسلامیات

دارالمدینہ انٹرنیشنل یونیورسٹی پریس

فہرست

باب اوّل
حفظ و ترجمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَؕ(۱)

اے محبوب! بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں ○

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَرْؕ(۲)

تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو ○

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۠(۳)

بیشک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے ○

کیا آپ جانتے ہیں؟

سُورَۃُ الْکَوْثَر قرآن مجید کی سب سے چھوٹی سورت ہے۔

سرگرمی

سُورَۃُ الْکَوْثَر زبانی سنائیے۔

رہنمائے اساتذہ

١ بچّوں کو سُورَۃُ الْکَوْثَر زبانی یاد کروائیے پھر سُورَۃُ الْکَوْثَر کا ترجمہ یاد کروائیے، ایک دن میں صرف ایک آیت کا ترجمہ یاد کروائیے۔

٢ بچّوں کو بتائیے کہ جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بیٹے حضرت قاسم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا وصال ہوا تو کفّار نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں گستاخانہ جملے کہے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ابتر کہا یعنی ایسا شخص کہ جس کی اولاد نہ ہو اور یہ کہا کہ اب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نسل نہیں رہی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد اب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ذکر بھی نہ رہے گا، یہ سب چرچا ختم ہو جائے گا۔ اس پر یہ سورت نازل ہوئی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُن کفّار کی تکذیب کی اور ارشاد فرمایا کہ ابتر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نہیں بلکہ کفّار ہیں، کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اولاد میں بھی کثرت ہو گی اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے فرمانبرداروں سے دُنیا بھر جائے گی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ذکر بُلند ہو گا۔ قیامت تک پیدا ہونے والے عالم اور واعظ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر کے ساتھ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ذکر کرتے رہیں گے۔ بے نام و نشان اور ہر بھلائی سے محروم تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دُشمن ہیں۔ (خزائن العرفان)

تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ؕ ﴿۱﴾

مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ؕ ﴿۲﴾

سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۚۖ ﴿۳﴾

وَّ امْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۚ ﴿۴﴾

فِىْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ؏ ﴿۵﴾

سرگرمی

سُورَۃُ اللَّھَب زبانی سنائیے۔

رہنمائے اساتذہ

① بچّوں کو سُورَۃُ اللَّھَب زبانی یاد کروائیے۔

② درست تلفّظ کا خاص خیال رکھیے۔

ایمانِ مُفصّل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ

میں ایمان لایا اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اور اُس کے فرشتوں پر

وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

اور اُس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر

وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى

اور اِس پر کہ اچھّی اور بُری تقدیر اللہ کی طرف سے ہے

وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط

اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر

رہنمائے اساتذہ

(١) بچّوں کو ایمانِ مفصّل زبانی یاد کروائیے، پھر تھوڑا تھوڑا ترجمہ یاد کروائیے۔

(٢) ایمانِ مفصّل کے اجزاء (مثلاً اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان، فرشتوں پر ایمان وغیرہ) بچّوں کو اچھّی طرح ذہن نشین کروا دیجیے کہ ان سب باتوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔

یاد رکھنے کی باتیں

ایمان مفصّل میں بیان کی گئی ان سات باتوں پر ایمان لانا ضروری ہے:

۱ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان۔

۲ فرشتوں پر ایمان۔

۳ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتابوں پر ایمان۔

۴ تمام رسولوں پر ایمان۔

۵ قیامت کے دن پر ایمان۔

۶ تقدیر پر ایمان کہ اچھی اور بُری تقدیر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے۔

۷ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان۔

دعائے قُنوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ
بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ ط
وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ
یَّفْجُرُكَ ط اَللّٰھُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ
وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ
وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

کیا آپ جانتے ہیں؟

دُعائے قُنوت نمازِ وتر کی تیسری رکعت میں قرأت کے بعد تکبیرِ قُنوت کہہ کر پڑھی جاتی ہے۔

رہنمائے اساتذہ

- بچّوں کو دُعائے قُنوت زبانی یاد کروایئے۔

باب دوم
ایمانیات

سب کا پالنے والا

تدریسی مقاصد

- اللہ عَزَّوَجَلَّ کی صفات سے آگاہی فراہم کرنا۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شُکر ادا کرنے کا ذہن دینا۔

ہم سب کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پیدا کیا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی سب کو روزی دیتا اور سب کو پالتا ہے۔انسان، حیوان، چرند پرند اور سب اُسی کا دیا ہوا رِزق کھاتے ہیں۔ زمین کے اندر اور باہر، سمندر اور آسمانوں میں جتنی مخلوق ہے، سب کو وہی روزی دیتا ہے۔ سُورج، چاند اور سِتارے سب اُسی کے حُکم کے پابند ہیں۔ دن اور رات کا آنا جانا اور موسموں کا بدلنا بھی اُسی کے حُکم سے ہوتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی نے ہمارے لیے کھیت اور باغات پیدا کیے ہیں۔ وہی زمین سے اناج اُگاتا اور طرح طرح کے پھل اور سبزیاں پیدا کرتا ہے۔ زندہ رہنے کے لیے پانی بہت ضروری چیز ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے لیے آسمان سے بارش برساتا ہے۔ اُسی نے جگہ جگہ چشمے اور دریا بہادیے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کھانے پینے کی اور بھی بہت سی چیزیں پیدا کی ہیں، جنھیں کھا کر ہم زندہ رہتے ہیں۔

ہم سب کو ان نعمتوں پر اپنے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شُکر ادا کرنا چاہیے اور اس کا ہر حُکم ماننا چاہیے۔

معنی	لفظ
اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پیدا کی ہوئی چیز	مخلوق

مہکتا پھول

جب بھی کوئی نعمت ملے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شُکر ادا کرتے ہوئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ کہنا چاہیے۔

یاد رکھنے کی باتیں

- ہم سب کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پیدا کیا ہے۔
- کھانے پینے کی تمام چیزیں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پیدا فرمائی ہیں۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ سب کو روزی دیتا ہے۔
- ہمیں نعمتوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شُکر ادا کرنا چاہیے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شُکر ادا کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اور زیادہ نعمتیں عطا فرماتا ہے۔

رہنمائے اساتذہ

○ بچّوں کو بتائیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسان کے لیے بے شمار نعمتیں پیدا فرمائی ہیں (مثلاً پھل، سبزیاں، دودھ وغیرہ) وہ انسان سے اُس کے ماں باپ سے زیادہ محبّت کرتا ہے۔ یہ تصوّر دے کر ان میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبّت اور اطاعت کا جذبہ پیدا کیجیے۔

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ ہم سب کا پالنے والا کون ہے؟

ب ۔ ہمارے لیے سبزیاں اور پھل کس نے پیدا کیے ہیں؟

ج ۔ زمین سے اناج کون اُگاتا ہے؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

بارش | روزی | شُکر

الف۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی ہم سب کو ____________ دیتا ہے۔

ب ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آسمان سے ____________ برساتا ہے۔

ج ۔ ہم سب کو اپنے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ____________ ادا کرنا چاہیے۔

ذرا سوچیے

کیا آپ کھانا کھانے اور پانی پینے کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شُکر ادا کرتے ہیں؟

قرآن مجید

تدریسی مقاصد

- قرآن مجید کے بارے میں بنیادی معلومات فراہم کرنا۔
- قرآن مجید پر عمل کی ترغیب دلانا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لوگوں کی ہدایت و رہنمائی کے لیے اپنے نبیوں پر بہت سی کتابیں نازل فرمائیں، اُنھیں ''آسمانی کتابیں'' کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کلام اور اُس کی آخری کتاب ہے۔ یہ کتاب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کے ذریعے اپنے آخری نبی حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر نازل فرمائی۔ قرآن مجید کے سوا اب کوئی آسمانی کتاب دُنیا میں اپنی اصل حالت میں موجود نہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآن مجید کی حفاظت کرنے والا

ہے۔اُسی نے قرآن مجید کو لوگوں کے سینوں میں محفوظ کر دیا ہے۔ مُسلمان روزانہ اس کی تلاوت کرتے اور نماز میں پڑھتے ہیں۔ قیامت تک کوئی اِس میں تبدیلی نہیں کر سکتا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن مجید عربی زبان میں نازل فرمایا ہے۔اس میں تیس پارے اور ایک سو چودہ سورتیں ہیں۔

قرآن مجید اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مُقدّس کتاب ہے۔اس کا بے حد ادب و احترام کرنا چاہیے۔ اس کی طرف پاؤں نہیں پھیلانے چاہییں اور نہ ہی اس کی طرف پیٹھ کرنی چاہیے۔ کوئی نیچے بیٹھ کر تلاوت کر رہا ہو، تو ہمیں اُونچی جگہ نہیں بیٹھنا چاہیے۔بے وُضو قرآن مجید ہرگز نہیں چھونا چاہیے۔اس کی سب باتیں سچّے دل سے ماننا اور اُن پر عمل کرنا چاہیے۔

الفاظ	نازل فرمائیں	مُقدّس
معانی	اُتاریں	پاک

کیا آپ جانتے ہیں؟

پُورا قرآن مجید کم و بیش 23 سال کے عرصے میں تھوڑا تھوڑا کر کے نازل ہوا۔

یاد رکھنے کی باتیں

- قرآن مجید اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کلام اور اس کی آخری کتاب ہے۔
- قرآن مجید عربی زبان میں نازل کیا گیا۔
- قرآن مجید کے سوا کوئی آسمانی کتاب اپنی اصل حالت میں موجود نہیں۔
- قرآن مجید کی حفاظت اللہ عَزَّوَجَلَّ خود فرما رہا ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتا۔
- قرآن مجید کی سب باتوں پر ایمان لانا اور کامیابی کے لیے اُن پر عمل کرنا ضروری ہے۔

مہکتا پھول

قرآن مجید کے ایک حرف کی تلاوت کے بدلے
اللہ عَزَّوَجَلَّ دس نیکیاں عطا فرماتا ہے۔

رہنمائے اساتذہ

(۱) بچّوں کو اچّھی طرح ذہن نشین کروا دیجیے کہ قرآن مجید اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کلام اور اُس کی آخری کتاب ہے۔

(۲) بچّوں کو بتایئے کہ قرآن مجید قیامت تک اپنی اصل حالت پر ہی رہے گا۔

(۳) بچّوں کے دلوں میں قرآن مجید کا ادب و احترام پیدا کرنے کی کوشش کیجیے۔

سوال نمبر۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ قرآن مجید کس کا کلام ہے؟

ب ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن مجید کن پر نازل فرمایا؟

ج ۔ قرآن مجید میں کتنے پارے ہیں؟

د ۔ قرآن مجید میں کتنی سورتیں ہیں؟

سوال نمبر۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

محفوظ	تِلاوت	بے وُضو	آخری

الف۔ قرآن مجید اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ____________ کتاب ہے۔

ب ۔ ہمیں ____________ قرآن مجید کو ہرگز نہیں چھونا چاہیے۔

ج ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن مجید کو لوگوں کے سینوں میں ____________ کردیا ہے۔

د ۔ مُسلمان روزانہ قرآن مجید کی ____________ کرتے ہیں۔

سوال نمبر۳: دُرست جملوں کے آگے (✓) کا نشان لگائیے۔

الف۔ قرآن مجید اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پہلی کتاب ہے۔

ب - قرآن مجید میں تیس پارے ہیں۔

ج - مسلمان صرف روزے میں قرآن مجید پڑھتے ہیں۔

د - قرآن مجید میں ایک سو چودہ سورتیں ہیں۔

سوچ کر بتائیے

دُنیا میں کون سی آسمانی کتاب اپنی اصل حالت میں موجود ہے؟

فکرِ مدینہ

کیا آپ روزانہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں؟

فرشتے

تدریسی مقاصد

- فرشتوں کے بارے میں بنیادی معلومات فراہم کرنا۔
- مشہور فرشتوں کے نام اور ان کے کام بتانا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بے شمار فرشتے پیدا کیے ہیں۔ان کی تعداد اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی جانتا ہے یا اس کے بتانے سے اس کے انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام جانتے ہیں۔ فرشتے ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں اور کبھی بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہیں کرتے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرشتوں کو بہت زیادہ قوّت عطا فرمائی ہے۔ وہ انسانوں کی شکل میں بھی ظاہر ہو سکتے ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرشتوں کو مختلف کاموں پر مُقرّر فرمایا ہے۔ بعض فرشتے بندوں کو رزق پہنچانے پر مُقرّر ہیں۔ بعض فرشتے بارش برسانے کا کام کرتے ہیں اور بعض انسانوں کی حفاظت کرنے پر مُقرّر ہیں۔ بعض فرشتے جنّت پر اور بعض دوزخ پر مُقرّر ہیں۔ بعض فرشتے مرنے والوں سے قبر میں سُوال کرتے ہیں۔ قبر میں سُوال پوچھنے والے فرشتوں کو مُنکَر نکیر کہتے ہیں۔ ہر انسان کے ساتھ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دو فرشتے مُقرّر کر رکھے ہیں، جو اُس کے اچھّے اور بُرے اعمال لکھتے ہیں۔ ان فرشتوں کو کراماً کاتبین کہتے ہیں۔ بعض فرشتے ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کے دربار میں ہمارا دُرود و سلام پہنچانے پر مُقرّر ہیں۔

اِن سب فرشتوں میں چار فرشتے بہت عظمت والے ہیں۔ اُن کے نام اور کام یہ ہیں:

۱ حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام

یہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی خدمت میں وحی یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پیغام لاتے ہیں۔

۲ حضرت میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام

یہ بارش برساتے ہیں اور تمام مخلُوق کو رزق پہنچاتے ہیں۔

۳ حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام

یہ قیامت کے دن صُور پھونکیں گے۔

۴ حضرت عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام

یہ موت کے وقت رُوح قبض کرتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرشتوں کو نُور سے، انسانوں کو مٹی سے اور جنّوں کو آگ سے پیدا کیا ہے۔

- فرشتے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نُورانی مخلُوق ہیں۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرشتوں کو مختلف کاموں پر مُقرّر فرمایا ہے۔
- اچّھے اور بُرے اعمال لکھنے والے فرشتوں کو کِراماً کاتبین کہتے ہیں۔
- قبر میں مُردے سے سوال پوچھنے والے فرشتوں کو مُنکَر نکیر کہتے ہیں۔

حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام تمام فرشتوں کے سردار ہیں۔

رہنمائے اساتذہ

① بچّوں کو مشہور فرشتوں کے نام یاد کروائیے۔
② بچّوں کو بتائیے کہ فرشتے کبھی بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہیں کرتے۔
③ کراماً کاتبین اور مُنکَر نکیر کے کام بتا کر بچّوں کو نیک اعمال کرنے کا ذہن دیجیے۔

مشق

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ فرشتوں کی کُل تعداد کتنی ہے؟

ب ۔ کون سے فرشتے اعمال لکھنے پر مُقرّر ہیں؟

ج ۔ قبر میں سُوال پوچھنے والے فرشتوں کو کیا کہتے ہیں؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

کاموں	اعمال	دُرُود و سلام	رزق

الف۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرشتوں کو مختلف ____________ پر مُقرّر فرمایا ہے۔

ب ۔ بعض فرشتے اِنسانوں کے ______________ لکھتے ہیں۔

ج ۔ بعض فرشتے بندوں کو ___________ پہنچانے پر مُقرّر ہیں۔

د ۔ بعض فرشتے پیارے نبی صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے دربار میں __________ پہنچانے پر مُقرّر ہیں۔

سوال نمبر ۳: فرشتوں کے ناموں کو اُن کے کاموں سے ملائیے۔

فرشتے	کام
حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام	رُوح قبض کرنا
حضرت عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام	بارش برسانا، رزق پہنچانا
حضرت میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام	صُور پھونکنا
حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام	وحی لانا

سوال نمبر ۴: دیے گئے ناموں میں سے کوئی ایک نام باقی تین ناموں سے الگ ہے۔ بتائیے کون سا اور کیوں؟

- حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام
- حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
- حضرت میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام
- حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام

ذرا سوچیے

کیا آپ بُرے کاموں سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں؟

ہمارا دین

تدریسی مقاصد

- اسلام کی بنیادی باتوں سے آگاہ کرنا۔
- عقیدۂ قیامت اور حساب کتاب سے آگاہ کرنا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! ہم مُسلمان ہیں، ہمارا دین اسلام ہے۔ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے اچھّا دین ہے۔ جو کوئی سچّے دل سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتا ہے، وہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔

اِسلام ہمیں بتاتا ہے کہ ہم صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کریں، اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا آخری رسول مانیں۔

اسلام ہمیں یہ بھی بتاتا ہے کہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
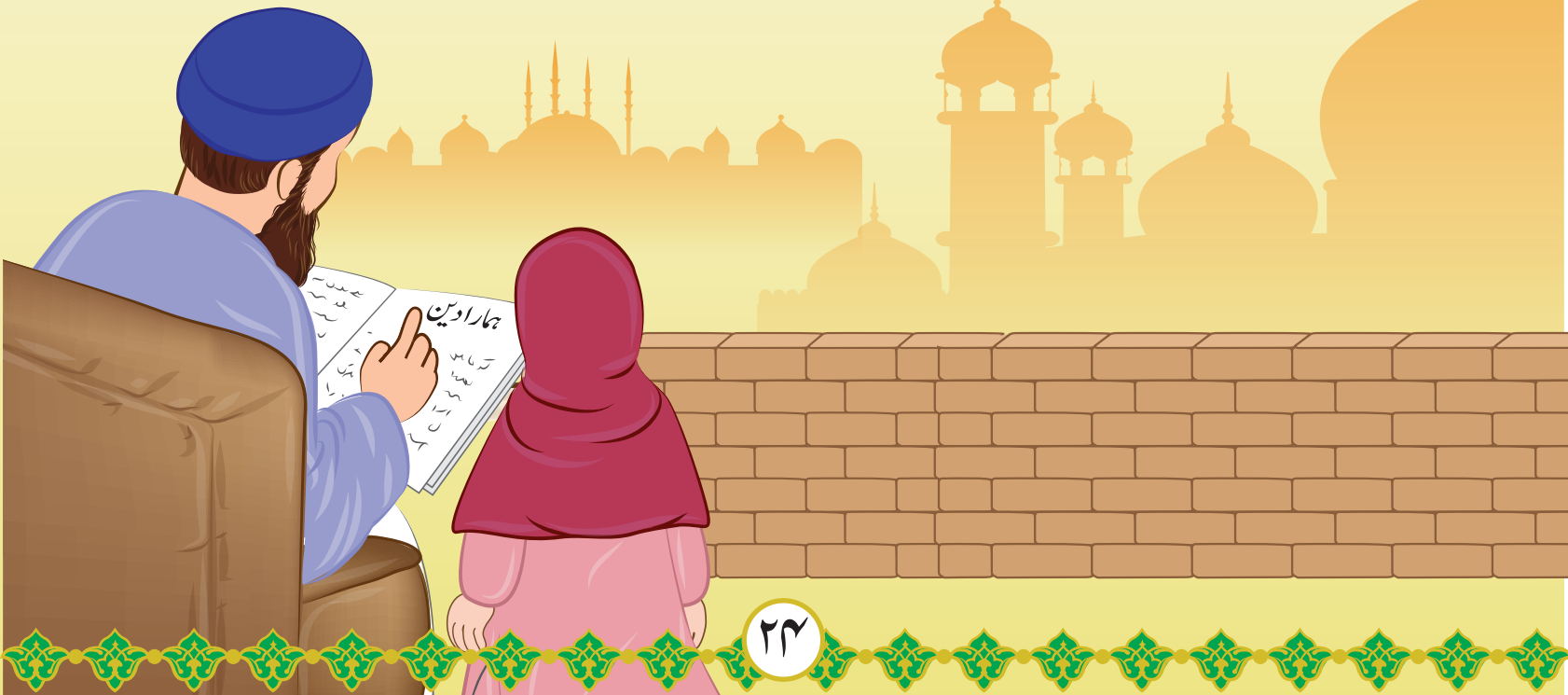
کے بتائے ہوئے طریقے کے مُطابق زندگی گزاریں۔ اپنے والدین اور تمام لوگوں کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آئیں۔

اِسلام ہمیں بتاتا ہے کہ ایک دِن سب انسان مر جائیں گے اور ساری دُنیا ختم ہو جائے گی۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکم سے سب لوگ دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔ یہ قیامت کا دن ہو گا۔ قیامت کے دن اعمال تولے جائیں گے اور حساب ہو گا۔ نیکی و بھلائی کرنے والے مسلمان جنّت میں اور کافر و گُناہ گار مسلمان جہنّم میں جائیں گے۔ یہ آخرت کی زندگی ہے، جو دُنیا کے بعد شروع ہو گی اور کبھی ختم نہ ہو گی۔ جو مسلمان جنّت میں جائیں گے وہ ہمیشہ ہمیشہ جنّت میں رہیں گے اور جو مسلمان اپنے گُناہوں کی وجہ سے جہنّم میں جائیں گے، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت یا نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شفاعت یا پھر اپنے کیے کی سزا پوری کرنے کے بعد جنّت میں داخل ہوں گے اور ہمیشہ ہمیشہ جنّت میں رہیں گے۔ کوئی بھی مسلمان ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنّم میں نہیں رہے گا، البتہ کافر اور مُشرک ہمیشہ ہمیشہ جہنّم ہی میں رہیں گے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم آخرت کی تیاری کے لیے زیادہ سے زیادہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کریں۔ اُس کے پیارے نبی حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی فرماں برداری کریں۔ اپنے

والدین اور تمام لوگوں سے بڑھ کر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ادب واحترام کریں۔ ان سے بے حد مُحبّت کریں، صُبح و شام اُن پر دُرود و سلام پڑھیں اور اسلام کی تمام باتوں پر عمل کریں۔

یاد رکھنے کی باتیں

- ہمارا دین اسلام ہے۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا رب ہے۔
- ہمارے نبی حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے آخری رسول ہیں۔
- ایک دن یہ دُنیا ختم ہو جائے گی۔
- قیامت کے دن لوگوں کے اعمال تولے جائیں گے اور اچھّے بُرے کا فیصلہ کیا جائے گا۔
- مُسلمان ہمیشہ جنّت میں اور کافر ہمیشہ جہنّم میں رہیں گے۔

رہنمائے اساتذہ

① بچّوں میں اسلام کے بنیادی عقائد پُختہ کرنے کی کوشش کیجیے۔

② بچّوں کو جنّت میں لے جانے والے اعمال (مثلاً نماز پڑھنا، سچ بولنا، والدین اور بُزرگوں کا ادب واحترام کرنا، دوسروں کے کام آنا) کے بارے میں بتا کر نیک اعمال کرنے اور گُناہوں سے بچنے کا ذہن دیجیے۔

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ ہم کون ہیں؟

ب ۔ ہمارا دین کیا ہے؟

ج ۔ اسلام ہمیں کس چیز کی تعلیم دیتا ہے؟

د ۔ قیامت کسے کہتے ہیں؟

کیا آپ جانتے ہیں؟

قیامت کے دن صرف مُسلمان جنّت میں جائیں گے۔

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

عبادت | جنّت | اسلام | اعمال

الف۔ اِسلام ہمیں بتاتا ہے کہ ہم صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ________ کریں۔

ب ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے اچّھا دین ________ ہے۔

ج ۔ قیامت کے دن سب کے ________ تولے جائیں گے۔

د ۔ نیکی و بھلائی کرنے والے مسلمان ________ میں جائیں گے۔

سوال نمبر ۳: اپنے اساتذہ کی مدد سے دیا گیا چارٹ مکمّل کیجیے۔

جنّت میں لے جانے والے اعمال
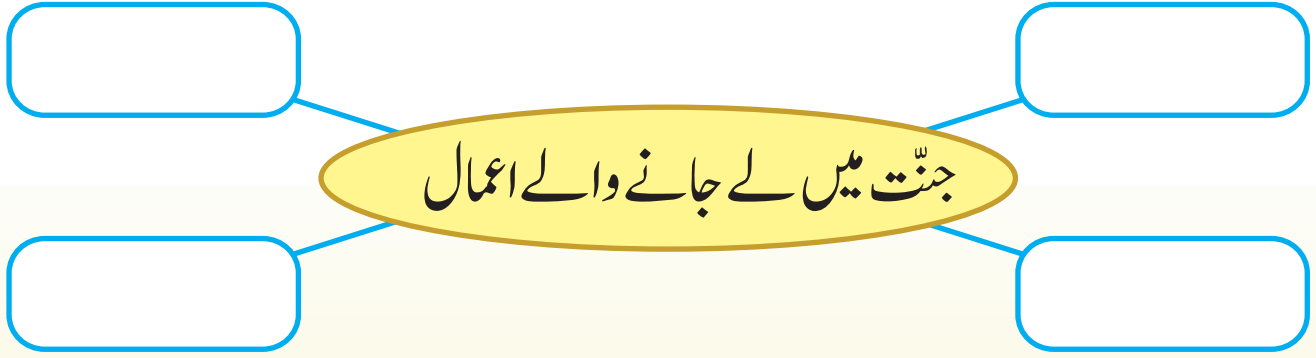
سوچ کر بتائیے

کیا قیامت کے دن سب لوگ دوبارہ زندہ کیے جائیں گے؟

سرگرمی

پہلا کلمہ اور اُس کا ترجمہ زبانی سنائیے۔

ذرا سوچیے

آخرت کی تیاری کے لیے آپ کون کون سے اچھّے اعمال کرتے ہیں؟

مُعجزاتِ انبیاء عَلَيْهِمُ السَّلَام

تدریسی مقاصد

- مُعجزے کی تعریف بتانا۔
- چند مشہور مُعجزات بتانا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کو بہت زیادہ عزّت و شان اور طاقت عطا فرمائی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی طاقت سے انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام بڑے سے بڑا اور مُشکل سے مُشکل کام بھی بہت آسانی سے کر لیتے ہیں۔ وہ کام جو عام طور پر کرنا نا مُمکن ہو، اگر انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام اپنی نبوّت کی سچّائی کے لیے اُسے کر دیں، تو وہ مُعجزہ کہلاتا ہے۔ جیسے مُردوں کو زندہ کرنا اور چاند کے دو ٹکڑے کرنا وغیرہ۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کو مُعجزات عطا فرمائے ہیں، تاکہ لوگ یہ مُعجزات دیکھ کر اُنھیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نبی تسلیم کریں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام کے پاس ایک لاٹھی تھی۔ جسے آپ زمین پر رکھتے تو اژدہا بن جاتی اور ہاتھ میں پکڑتے تو لاٹھی بن جاتی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیۡہِ السَّلَام کو فِرعون اور اُس کی قوم کی طرف بھیجا۔ حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام نے اُسے دینِ حق کی دعوت دی، تو اُس نے ماننے سے انکار کردیا اور آپ عَلَیۡہِ السَّلَام سے مُقابلے کی تیاری کرنے لگا۔

ایک دن فِرعون نے حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام کو شکست دینے کے لیے جادوگروں کو ایک میدان میں جمع کیا۔ جادوگروں نے اپنی لاٹھیاں اور رسّیاں زمین پر پھینکیں، تو وہ سانپ بن کر میدان میں دوڑنے لگیں۔ سب لوگ ڈر کے مارے اِدھر اُدھر بھاگ نکلے۔ فِرعون اور اُس کے جادوگر تالیاں بجا بجا کر خوشی کا اظہار کرنے لگے۔ اتنے میں حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکم سے اپنی لاٹھی زمین پر رکھ دی۔ لاٹھی ایک دم بہت بڑا اژدہا بن کر جادوگروں کے تمام سانپوں کو نگل گئی۔ یہ مُعجزہ دیکھ کر تمام جادوگر آپ عَلَیۡہِ السَّلَام پر ایمان لے آئے۔

حضرت سیّدنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو بھی بہت سے مُعجزات عطا فرمائے ہیں۔ایک مرتبہ لوگوں نے کہا کہ آپ مٹّی سے پرندہ بنا کر دکھائیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے مٹّی سے ایک پرندہ بنایا۔ پھر اُس میں پھُونک ماری تو وہ اُڑنے لگا۔

یوں ہی ایک روز کچھ لوگوں نے کہا کہ آپ ہمیں حضرت سیّدنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کا بیٹا "سام" زندہ کر کے دکھائیں۔ اُنھیں فوت ہوئے ہزاروں سال گزر چکے تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام سام بن نوح کی قبر پر پہنچے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کی، تو سام بن نوح زندہ ہو کر قبر سے باہر نکل آئے۔

ایک بار کفّارِ مکّہ نے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے درخواست کی کہ اگر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سچّے نبی ہیں، تو چاند کے دو ٹُکڑے کر کے دکھائیں۔ وہ سمجھتے تھے کہ چاند کو دو ٹُکڑے کرنا مُمکن نہیں ہے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ایسا نہیں کر سکیں گے اور ہمیں آپ کو جُھٹلانے کا موقع مل جائے گا۔ لیکن ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اپنی اُنگلی سے چاند کی طرف اشارہ فرمایا، تو چاند دو ٹُکڑے ہو گیا۔ یہ دیکھ کر سب لوگ حیران رہ گئے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو اور بھی بہت سے مُعجزات عطا فرمائے ہیں۔ قرآنِ مجید بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہی کا مُعجزہ ہے۔

الفاظ	اژدہا	شکست	جُھٹلانا
معنی	بہت بڑا اور موٹا سانپ	ہار	انکار کرنا

یاد رکھنے کی باتیں

- اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی طاقت سے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام بڑے سے بڑا اور مُشکل سے مُشکل کام بھی بہت آسانی سے کر لیتے ہیں۔
- وہ نامُمکن کام، جو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اپنی نبوّت کی سچّائی دکھانے کے لیے کر دکھائیں، مُعجزہ ہے۔
- انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام مُردوں کو زندہ کر سکتے ہیں۔

رہنمائے اساتذہ

① بچّوں کو معجزے کی تعریف اور معنی و مفہوم اچھی طرح سمجھائیے۔

② دیے گئے معجزات سنا کر بچّوں کو بتائیے کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بہت ہی محبوب بندے ہیں، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی طاقت سے جو چاہیں کر سکتے ہیں۔

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ مُعجزہ کسے کہتے ہیں؟

ب ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کو مُعجزات کیوں عطا فرمائے؟

ج ۔ کس نبی عَلَیۡہِ السَّلَام نے چاند کے دو ٹُکڑے کر کے دکھائے؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

اشارہ	آسانی	مُعجزات	لاٹھی

الف۔ انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام مُشکل سے مُشکل کام بہت ______ سے کر لیتے ہیں۔

ب ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کو ______ عطا فرمائے ہیں۔

ج ۔ حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام کے پاس ایک ______ تھی۔

د ۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے اپنی اُنگلی سے چاند کی طرف ______ فرمایا تو چاند دو ٹُکڑے ہو گیا۔

سوال نمبر ۳: مُعجزات کو انبیائے کرام عَلَیْھِمُ السَّلَام کے ناموں سے ملائیے۔

انبیائے کرام عَلَیْھِمُ السَّلَام	مُعجزات
حضرت سیّدنا محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے	مِٹّی سے پرندہ بنایا۔
حضرت سیّدنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے	لاٹھی اژدہا بن کر سانپوں کو نگل گئی۔
حضرت سیّدنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی	اُنگلی کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے کیا۔

سوال نمبر ۴: سبق میں موجود انبیائے کرام عَلَیْھِمُ السَّلَام کے نام لکھیے۔

سوچ کر بتائیے

کافروں نے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے چاند کے دو ٹکڑے کرنے کا کیوں کہا؟

سرگرمی

سبق میں لکھے گئے مُعجزات کتاب سے دیکھ کر اپنے امّی ابّو اور دوستوں کو سنائیے۔

باب سوم
طہارت
و
عبادات

نمازوں کے اوقات اور رکعتیں

تدریسی مقاصد

- نمازوں کے نام اور اوقات سکھانا۔
- ہر نماز کی کل رکعتیں سکھانا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر بالغ مُسلمان مرد اور عورت پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور ہر نماز کے لیے ایک وقت مُقرّرہ کر دیا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

بے شک نماز مُسلمانوں پر مُقرّرہ وقت میں فرض ہے۔ (پارہ 5، سورۂ نساء، آیت 103)
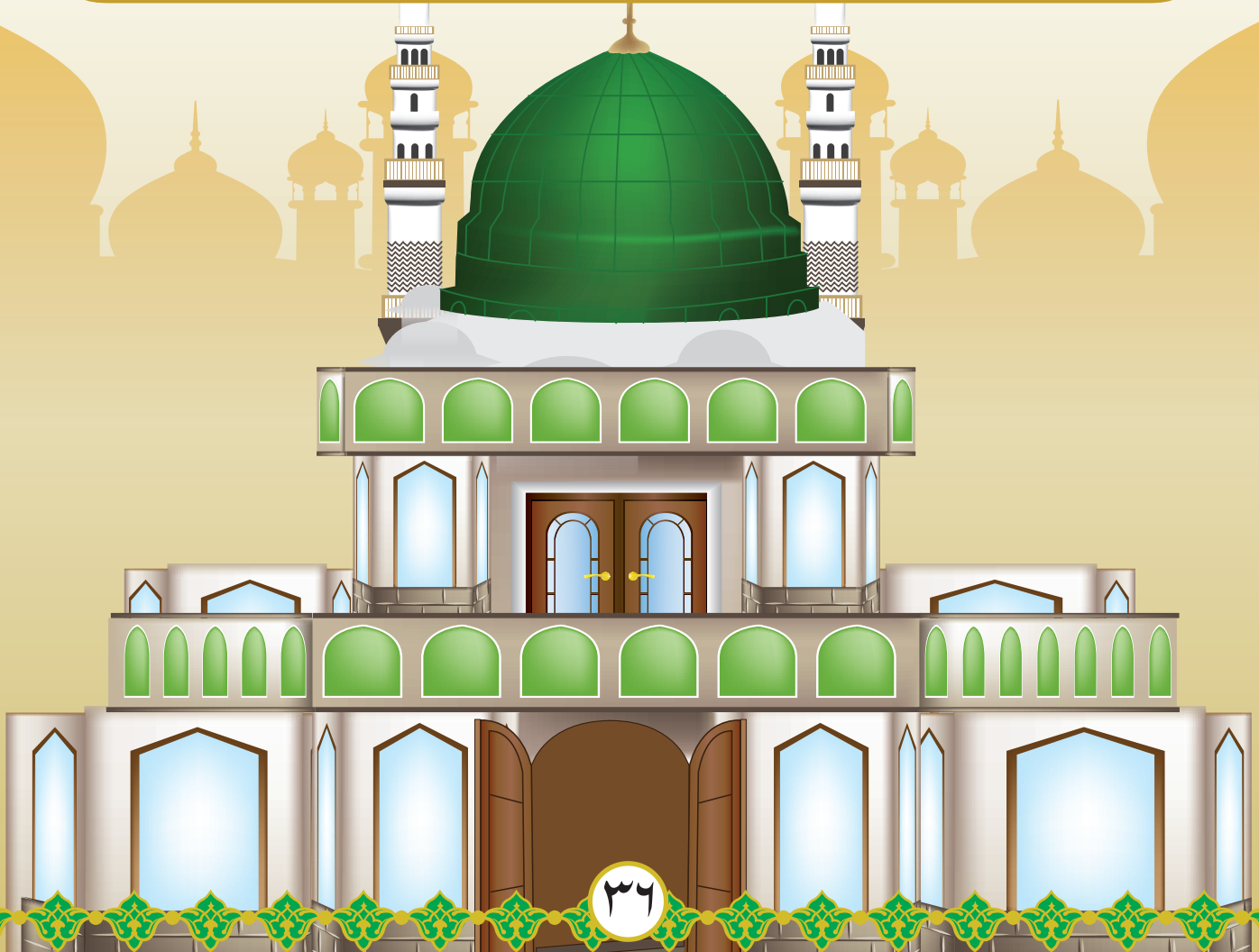
ہر نماز اپنے وقت پر پڑھنا ضروری ہے۔ وقت سے پہلے کوئی نماز ادا نہیں کی جا سکتی۔ اگر نماز کا وقت گزر جائے، تو نماز قضا ہو جاتی ہے۔ نماز قضا کرنا بہت بڑا گُناہ ہے۔

نمازوں کے نام اور اُن کے اوقات یہ ہیں:

نمازوں کے نام	نمازوں کے اوقات
فجر	صبح سُورج نکلنے سے پہلے
ظہر	دوپہر میں سُورج ڈھلنے کے بعد
عصر	شام کے وقت سُورج غُروب ہونے سے پہلے
مغرب	سُورج غُروب ہونے کے بعد
عشاء	رات کے وقت

ہر نماز میں کتنی رکعتیں پڑھنی ہیں، یہ جاننا بھی ضروری ہے۔ آئیے ہر نماز کی رکعتیں جانتے ہیں:

فجر کی چار رکعتیں ہیں:	دو سنّت اور دو فرض۔
ظہر کی بارہ رکعتیں ہیں:	چار سنّت، چار فرض، دو سنّت اور دو نفل۔
عصر کی آٹھ رکعتیں ہیں:	چار سنّت اور چار فرض۔
مغرب کی سات رکعتیں ہیں:	تین فرض، دو سنّت اور دو نفل۔
عشاء کی سترہ رکعتیں ہیں:	چار سنّت، چار فرض، دو سنّت، دو نفل، تین وتر اور دو نفل۔

مہکتا پھول

جو شخص نماز کی حفاظت کرے، اس کے لیے نماز قیامت کے دن نُور، دلیل اور نجات ہو گی۔

رہنمائے اساتذہ

① بچّوں کو اس سبق کے ذریعے اس قابل بنا دیجیے کہ وہ نمازوں کے اوقات اور رکعتوں کی درست تعداد بتا سکیں۔

② نماز کی رکعتیں وقتاً فوقتاً پوچھتے رہیے تاکہ یہ بچّوں کو اچھی طرح یاد ہو جائیں۔

یاد رکھنے کی باتیں

- ہر مُسلمان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔
- وقت سے پہلے کوئی نماز ادا نہیں کی جاسکتی۔
- ہر نماز اُس کے وقت پر ادا کرنا ضروری ہے۔
- فجر کی چار، ظہر کی بارہ، عصر کی آٹھ، مغرب کی سات اور عشاء کی کل سترہ رکعتیں ہیں۔

سوچ کر بتائیے

نماز پڑھنے کا حُکم اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دیا ہے، نماز پڑھنے کا طریقہ کس نے سکھایا ہے؟

سرگرمی

کمرۂ جماعت میں ایک مُقابلہ مُنعقد کیجیے اور بچّوں سے مختلف نمازوں کے اوقات اور رکعتوں کی تعداد پوچھیے۔
دُرست جواب دینے والوں کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ ہر مُسلمان پر دن رات میں کتنی نمازیں فرض ہیں؟

ب ۔ کیا کوئی نماز مُقرّرہ وقت سے پہلے پڑھی جاسکتی ہے؟

ج ۔ نماز کب قضا ہو جاتی ہے؟

سوال نمبر ۲: نمازوں کو اُن کے اوقات سے ملایئے۔

نمازیں	اوقات
فجر	سُورج غُروب ہونے کے بعد
ظہر	رات کے وقت
عصر	دوپہر میں سُورج ڈھلنے کے بعد
مغرب	صُبح سُورج نکلنے سے پہلے
عشاء	شام کے وقت سُورج غروب ہونے سے پہلے

سوال نمبر ۳: دیے گئے چارٹ میں ہر نماز کی رکعتوں کی تعداد لکھیے۔

نماز	مختلف رکعتوں کی تعداد					
فجر						
ظہر						
عصر						
مغرب						
عشاء						

سوال نمبر ۴: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

ستره | غروب ہونے | وقت | گُناہ | چار

الف۔ ہر نماز اپنے ____________ پر پڑھنا ضروری ہے۔

ب ۔ نماز قضا کرنا بہت بڑا ____________ ہے۔

ج ۔ عشاء کی نماز میں ____________ رکعتیں ہوتی ہیں۔

د ۔ مغرب کی نماز کا وقت سورج ____________ کے بعد شروع ہوتا ہے۔

ہ ۔ ظہر کی نماز میں ____________ رکعتیں فرض ہیں۔

کیا آپ نے پانچوں نمازوں کے اوقات اور رکعتوں کی تعداد یاد کر لی ہے؟

نماز کے فرائض

تدریسی مقصد

- نماز کے فرائض سکھانا۔

نماز اسلامی عبادات میں سب سے اہم عبادت ہے۔ ہمیں اس کی ادائیگی کا بہت اہتمام کرنا چاہیے۔ آپ جانتے ہیں کہ چھ باتیں ایسی ہیں، جنھیں پورا کیے بغیر نماز شروع نہیں کی جاسکتی۔

۱ پاک ہونا۔
۲ بدن ڈھانپنا۔
۳ نماز کا وقت ہونا۔
۴ قِبلے یعنی خانہ کعبۂ کی طرف منہ کرنا۔
۵ نماز کی نیّت کرنا۔
۶ تکبیرِ تحریمہ۔

ان چھ باتوں کو نماز کی شرائط کہتے ہیں۔ آیئے اب ہم نماز کے فرائض کے بارے میں جانتے ہیں۔

نماز کے فرائض:

وہ سات چیزیں، جن کا نماز میں ادا کرنا سب کے لیے بہت ضروری ہے، "نماز کے فرائض" کہلاتی ہیں۔ نماز کے فرائض میں سے اگر کوئی ایک فرض بھی چھوٹ گیا، تو نماز نہیں ہوگی۔
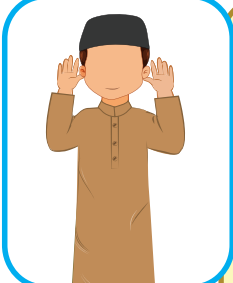
	فرائض	مختصر وضاحت	عملی طریقہ
۱	تکبیرِ تحریمہ	پہلی تکبیر جس سے نماز شروع کی جاتی ہے۔	
۲	قیام	سیدھا کھڑا ہونا۔	
۳	قرأت	قرآن مجید کی کم از کم ایک آیت درست مخارج کے ساتھ پڑھنا۔	
۴	رکوع	اتنا جُھکنا کہ ہاتھ گھٹنوں تک آجائیں اور کمر سیدھی ہو۔	
۵	سجدہ	پیشانی کا زمین پر جمنا اور پاؤں کی کم از کم ایک انگلی کا پیٹ زمین سے لگنا۔	
٦	آخری قعدہ	نماز کی آخری رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد التحیّات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا۔	
۷	خُرُوج بِصُنْعِہٖ	آخری قعدہ کے بعد سلام وغیرہ کے ذریعے نماز سے باہر آنا۔	
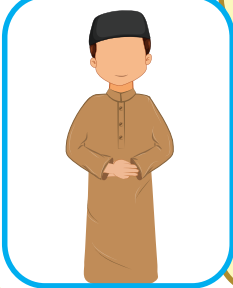
پیارے بچّو! نماز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اُسی وقت قبول ہوتی ہے جب اسے دُرست طریقے سے ادا کیا جائے۔

مہکتا پھول

نماز پڑھنے سے گُناہ معاف ہوتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ راضی ہوتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

نماز بُرے کاموں سے روکتی ہے۔

ذرا سوچیے

کیا آپ نے نماز کے فرائض یاد کر لیے ہیں؟

رہنمائے اساتذہ

(۱) بچّوں کو نماز کے فرائض اچّھی طرح یاد کروایئے۔

(۲) بچّوں کو تکبیرِ تحریمہ کے بارے میں پڑھاتے وقت ہاتھ اٹھانے کے لیے دونوں کے الگ الگ طریقے کی دہرائی کروایئے۔

(۳) بچّوں کو رکوع اور سجدے کے بارے میں پڑھاتے وقت دونوں کے الگ الگ طریقے کی دہرائی کروایئے۔

مشق

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ نماز کے فرائض سے کیا مُراد ہے؟

ب - ترتیب کے ساتھ نماز کے فرائض تحریر کیجیے۔

ج - نماز میں اگر کوئی فرض چھُوٹ گیا، تو کیا ہو گا؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

فرائض	اہم	نماز	تکبیرِ تحریمہ	اہتمام

الف۔ چھ باتیں ایسی ہیں، جن کو پورا کیے بغیر ________ شروع نہیں ہوتی۔

ب - نماز اسلامی عبادات میں سب سے ________ عبادت ہے۔

ج - ہمیں نماز کی ادائیگی کا بہت ________ کرنا چاہیے۔

د - ________ کہہ کر نماز شروع کی جاتی ہے۔

ہ - نماز کے ______ میں سے اگر ایک فرض بھی چھُوٹ گیا، تو نماز نہیں ہو گی۔

سوال نمبر ۳: نماز کے فرائض کو اُن کی تصاویر سے ملائیے:
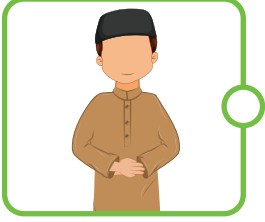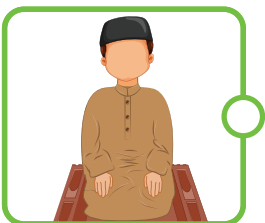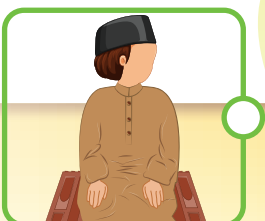
خُرُوجِ بِصُنعِہٖ

باب چہارم
سیرتِ مصطفیٰ ﷺ

نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی ابتدائی زندگی

تدریسی مقاصد

- حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی حیاتِ مبارکہ کے ابتدائی حالات سے آگاہ کرنا۔
- آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی حیاتِ مبارکہ کے چند اہم واقعات بتانا۔

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دُنیا میں تشریف لائے، تو اُس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے والد وفات پا چکے تھے۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی عُمر مُبارک چھ سال ہوئی تو پیاری امّی جان بھی فوت ہو گئیں۔ دو سال تک آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے دادا حضرت عبدُالمُطّلِب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی دیکھ بھال کرتے رہے۔ دادا جان کی وفات کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے چچا ابو طالب نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو اپنی پرورش میں لے لیا۔
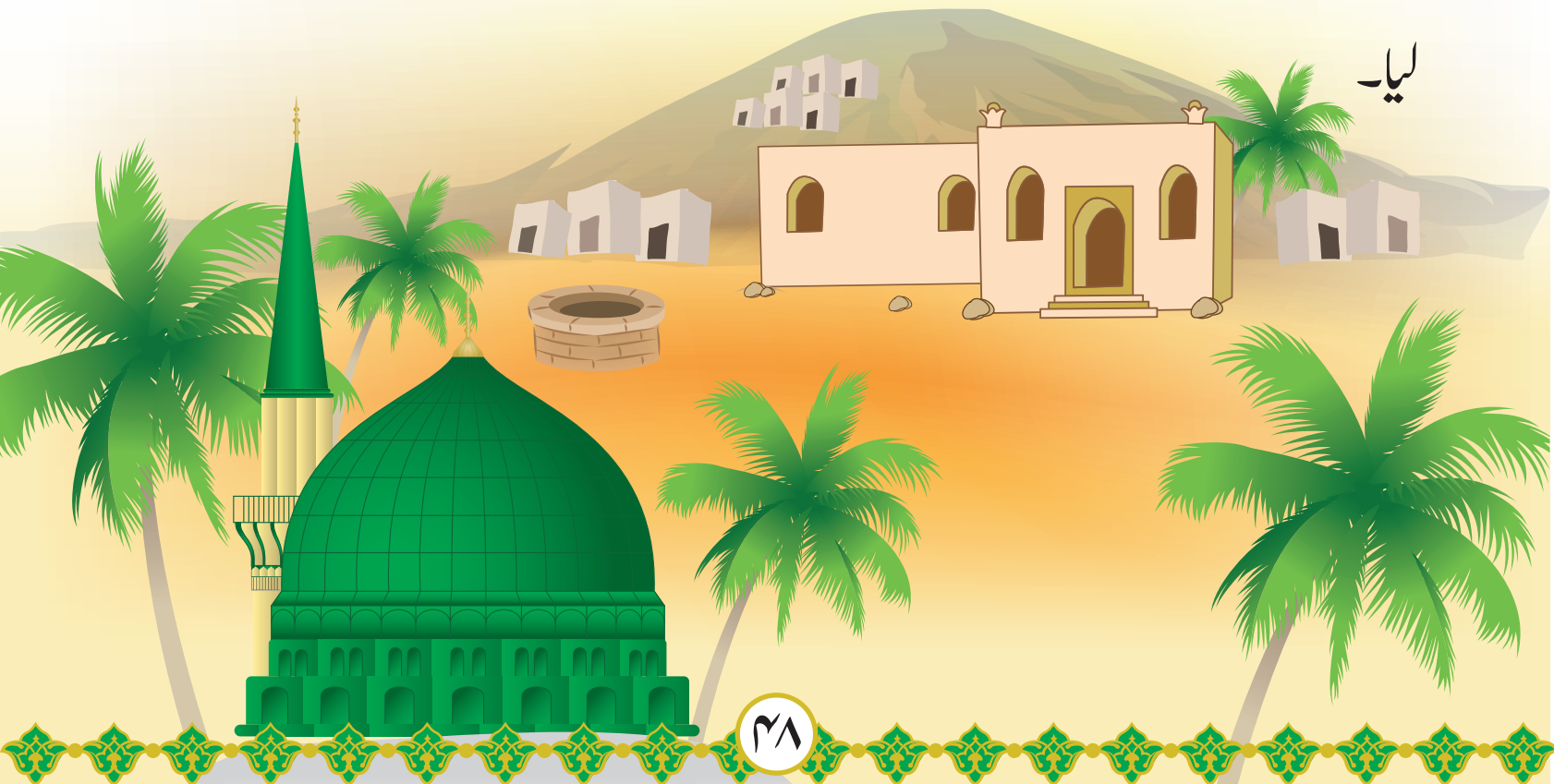
جب حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی عمرِ مُبارک بارہ سال کی ہوئی، تو آپ کے چچا ابو طالب نے تجارت کے لیے مُلکِ شام کے سفر کا ارادہ کیا۔ ابو طالب چونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے بہت ہی محبّت کرتے تھے، اس لیے آپ کو بھی اپنے ساتھ لے گئے۔

یہ قافلہ ایسے مقام پر ٹھہرا، جہاں ایک عیسائی راہب رہتا تھا۔ اُس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو دیکھا، تو ابو طالب سے کہنے لگا کہ یہ سارے جہاں کے سردار اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِن کو رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡن بنا کر بھیجا ہے۔ میں نے دیکھا کہ درخت اور پتّھر اِن کو سجدہ کر رہے ہیں۔ بادل اِن پر سایہ کر رہا ہے۔ اس لیے میرا مشورہ ہے کہ تُم اپنا مال یہیں فروخت کر کے اِن کو واپس مکّۂ مکرمہ لے جاؤ، کیونکہ یہودی اِن کے دُشمن ہیں۔ مُلکِ شام پہنچتے ہی وہ اِن کو شہید کر ڈالیں گے۔ چنانچہ ابو طالب نے سارا مال وہیں فروخت کر دیا اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو ساتھ لے کر مکّۂ مکرمہ واپس آ گئے۔

کچھ عرصے بعد قُریش اور قیس کے دو قبیلوں میں جنگ چھڑ گئی۔ چونکہ قُریش حق پر تھے، اس لیے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے بھی اِس جنگ میں شرکت فرمائی، مگر کسی پر ہتھیار نہیں اٹھایا۔ صرف اتنا کیا کہ تیر اُٹھا اُٹھا کر اپنے چچاؤں کو دیتے رہے۔ آخر کار صُلح پر اس لڑائی کا خاتمہ ہو گیا۔ عرب کے لوگ چار مہینوں ذُوالقعدہ، ذُوالحجّہ، محرّم اور رجب کا بے حد احترام کرتے تھے اور اِن مہینوں میں جنگ کرنے کو گُناہ سمجھتے تھے۔ اگران چار مہینوں میں کوئی جنگ لڑی جاتی تو اسے ''جنگ فُجّار'' یعنی گُناہ کی جنگ کہتے تھے۔ یہ سب سے آخری جنگ فُجّار تھی جو قُریش اور قیس کے دو قبیلوں میں لڑی گئی۔

روز روز کی لڑائیوں سے عرب کے لوگ تنگ آچکے تھے۔ کوئی شخص اپنی جان ومال کو محفوظ نہیں سمجھتا تھا۔ اِس صورتِ حال سے تنگ آکر قُریش کے کچھ سردار آپس میں مل کر بیٹھے۔ حضُور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بھی اِس مُشاورت میں تشریف لے آئے۔ ایک صاحب نے یہ تجویز پیش کی کہ موجودہ حالات کو سُدھارنے کے لیے ایک معاہدہ تحریر کیا جائے۔ چنانچہ قُریش کے سرداروں نے ایک مُعاہدہ لکھا اور آپس میں عہد کیا کہ :

- ہم سب مل کر مُلک سے بدامنی دور کریں گے۔
- مُسافروں کی حفاظت کریں گے۔
- غریبوں کی مدد کریں گے۔
- مظلوموں کی حمایت کریں گے۔
- کسی ظالم یا چور کو مکّہ میں نہیں رہنے دیں گے۔

اس تحریری مُعاہدے کو ''حِلفُ الفُضُول'' کہتے ہیں۔

حلف	بدامنی	پرورش	راہب	الفاظ
قسم اٹھانا	فساد	دیکھ بھال	عیسائی عالم	معانی

یادرکھنے کی باتیں

- آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جب چھ سال کے ہوئے، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی پیاری امّی جان فوت ہوگئیں۔
- امّی جان کی وفات کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے دادا جان اور پھر چچا ابو طالب نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی پرورش کی۔
- آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے بارہ سال کی عمر میں چچا ابو طالب کے ساتھ ملکِ شام کا پہلا سفر کیا۔
- ذوالقعدہ، ذوالحجّہ، محرّم اور رجب کے مہینوں میں جو جنگ لڑی جاتی عرب اُسے "جنگِ فُجّار" کہتے تھے۔
- "جنگِ فُجّار" کے بعد قُریش کے سرداروں نے صُلح کے لیے جو مُعاہدہ لکھا، اسے "حِلفُ الفُضُول" کہتے ہیں۔

رہنمائے اساتذہ

(۱) بچّوں کو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے بچپن کے حالات اور شام کے پہلے سفر میں پیش آنے والا راہب کا واقعہ سنا کر اُن کے دلوں میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی عظمت و شان اُجاگر کیجیے۔

(۲) بچّوں کو جنگِ فُجّار اور حِلفُ الفُضُول کا معنی و مفہوم اچّھی طرح سمجھایئے۔

مشق

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ داداجان کی وفات کے بعد آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی پرورش کس نے کی؟

ب ۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ملکِ شام کا پہلا سفر کس عُمر میں کیا؟

ج ۔ جنگِ فُجّار کس جنگ کو کہتے ہیں؟

د ۔ حِلفُ الفُضُول سے کیا مُراد ہے؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

حِلفُ الفُضُول | چھ | جنگِ فُجّار | گُناہ کی جنگ

الف۔ ______ سال کی عمر میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی امّی جان وفات پا گئیں۔

ب ۔ آخری ______ "قُریش" اور "قیس" کے دو قبیلوں میں لڑی گئی۔

ج ۔ جنگِ فُجّار کا مطلب ______ ہے۔

د ۔ قُریش کے سرداروں نے جو تحریری مُعاہدہ کیا، اُسے ______ کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۳: مُعاہدہ حِلفُ الفُضُول کے تین نکات تحریر کیجیے۔

سوال نمبر ۴: سبق میں موجود چار مہینوں کے نام لکھیے۔

باب پنجم

اخلاق و آداب

ایمان داری

تدریسی مقاصد

- ایمان داری کا معنیٰ ومفہوم بتانا۔
- پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی سیرتِ مُبارکہ سے طلبہ کو ایمان داری اپنانے کا ذہن دینا۔

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سب سے زیادہ امانت دار اور سب سے بڑھ کر سچ بولنے والے تھے۔ چنانچہ اعلانِ نُبوّت سے پہلے تمام اہلِ مکّہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو ”صادِق“ اور ”امین“ کے لقب سے پُکارتے تھے اور اپنی امانتیں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پاس رکھواتے تھے۔

اعلانِ نُبوّت کے بعد جب کفّارِ مکّہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی جان کے دُشمن بن گئے، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکم سے مدینۂ منوّرہ ہجرت کا ارادہ فرمایا۔ اُس وقت
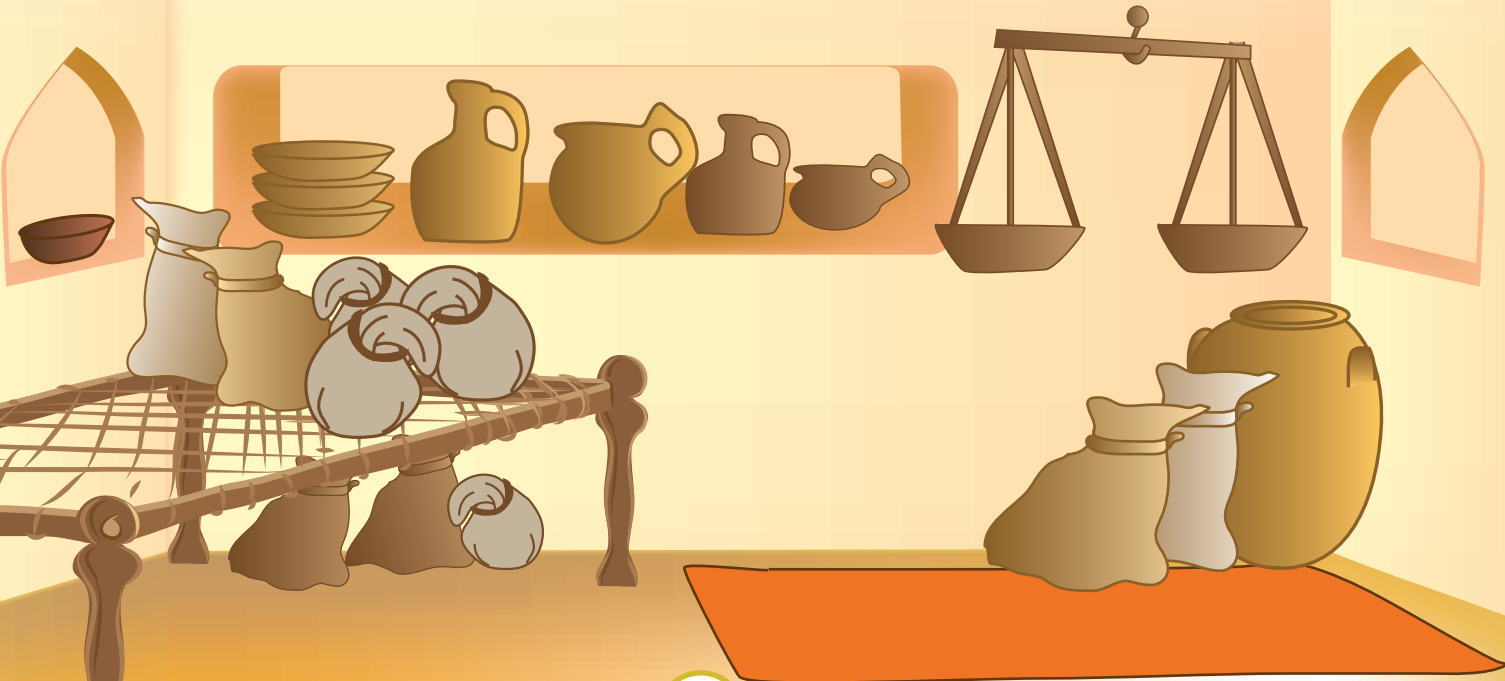
کفّارِ مکّہ کی امانتیں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے گھر میں موجود تھیں۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اپنے چچا زاد بھائی حضرت سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے فرمایا کہ "میرے جانے کے بعد کل تُم یہ ساری امانتیں اُن کے مالکوں کو واپس کر کے میرے پاس مدینے چلے آنا"۔ کافروں کی دُشمنی کے باوجود ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اُن کی امانتیں، ایمان داری کے ساتھ اُنھیں واپس کروادیں۔

انسان کی کامیابی کا دار و مدار ایمان داری پر ہے۔ ایمان داری کا مطلب ہے کسی کو دھوکہ نہ دینا، نبیٔ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ: "جو شخص امانت دار نہیں، اُس کا ایمان نہیں"، یعنی امانت داری کے بغیر ایمان مکمّل نہیں ہوتا۔

ہمیں چاہیے کہ ہر کام ایمان داری سے کریں، یعنی کسی کو دھوکہ نہ دیں۔ امانت میں خیانت نہ کریں۔ ماں باپ، اساتذہ اور کسی سے بھی جُھوٹ نہ بولیں۔ بغیرِ اجازت کسی کی چیز نہ لیں۔ کسی کا راز دُوسروں کو نہ بتائیں۔ اپنا کام پُورا کریں۔

الفاظ	صادِق	امین	خیانت
معانی	سچ بولنے والا	امانت دار	دھوکہ

یاد رکھنے کی باتیں

- جو شخص امانت دار نہیں اُس کا ایمان نہیں۔
- پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سب سے زیادہ امانت دار اور سچّے ہیں۔
- ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو صادِق اور امین بھی کہتے ہیں۔
- امانت کسی کی بھی ہو، اُس میں خیانت ہرگز نہیں کرنی چاہیے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے مکّۂ مکرمہ سے مدینۂ منوّرہ ہجرت کیوں فرمائی؟

سوچ کر بتائیے

اگر آپ کے پاس کوئی ایسی چیز امانت رکھوائی جائے، جس کی آپ کو بھی ضرورت ہو، تو کیا آپ اسے استعمال کریں گے؟

رہنمائے اساتذہ

(۱) بچّوں کو ایمان داری کا مفہوم اچھّی طرح سمجھایئے۔

(۲) پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی امانت داری کے واقعے سے بچّوں میں ایمان داری کا جذبہ پیدا کیجیے۔

مشق

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ ایمان داری سے کیا مُراد ہے؟

ب ۔ حدیث شریف میں امانت داری کے مُتعلّق کیا ارشاد فرمایا گیا ہے؟

ج ۔ کامیابی کا دار و مدار کس عمل پر ہے؟

د ۔ امانتیں واپس کرنے کے لیے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے کس کو مُقرّر فرمایا؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

ایمان داری | صادِق | امانت دار | امین | ایمان | ہجرت

الف۔ امانت داری کے بغیر ______________ مکمل نہیں ہوتا۔

ب ۔ اہلِ مکّہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو ______________ اور ______________ کے لقب سے پُکارتے تھے۔

ج ۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سب سے زیادہ ______________ تھے۔

د ۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مکّہ سے مدینہ ______________ کا ارادہ فرمایا۔

ہ ۔ ہمیں چاہیے کہ ہر کام ______________ سے کریں۔

بُری عادتیں

تدریسی مقاصد

- اچھی اور بری عادتوں میں فرق بتانا۔
- چند بری عادات سے آگاہی فراہم کرنا اور اُن سے بچنے کی ترغیب دلانا۔

اچھّی اور بُری عادتیں ہر انسان میں پائی جاتی ہیں۔ بُری عادتیں چھوڑنا اور اچھّی عادتیں اپنانا، اچھّے انسان کی نشانی ہے۔ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ لوگ اُسے اچھّا سمجھیں، اُس کی عزّت کریں اور اُس سے محبّت کریں، اسے چاہیے کہ بُرے کام چُھوڑ دے۔ بُرے کام کرنے والوں سے لوگ نفرت کرتے ہیں اور بُرے کام اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی ناراضی کا سبب بنتے ہیں۔

چند بُرے کام یہ ہیں: بات بات پر غُصّہ کرنا، گالی گلوچ کرنا اور لڑائی جھگڑا کرنا۔ آیئے ہم ان کے بارے میں مزید جانتے ہیں۔

غُصّہ کرنا:

غُصّہ بہت ہی خراب عادت ہے۔ غُصّے میں انسان بُری بُری باتیں کرتا ہے۔ دوستوں اور گھر والوں سے لڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ غُصّہ کرنے والے سے نفرت کرتے ہیں۔ جو انسان غُصّہ کرنا چُھوڑ دے، وہ لڑائی جھگڑے اور بہت سی بُری باتوں سے بچ جاتا ہے۔

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ”پہلوان وہ نہیں، جو غُصّے میں اپنے مُخالف کو پچھاڑ دے، بلکہ پہلوان وہ ہے جو غُصّے کے وقت اپنے آپ پر قابو پالے۔“

جب غُصّہ آئے تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھ لینا چاہیے، یا وُضو کرلینا چاہیے۔ بیٹھ جانے، لیٹ جانے یا اپنی جگہ سے اُٹھ کر چلے جانے سے بھی غُصّہ ختم ہو جاتا ہے۔

گالی دینا:

گالی دینا بہت بُری اور جہنّم میں لے جانے والی عادت ہے۔ گالی دینا اور گندی باتیں کرنا بُرے لوگوں کا طریقہ ہے۔ گالی دینے سے لڑائی جھگڑا ہوتا ہے اور زبان بھی صاف نہیں رہتی۔ ذرا غور تو کیجیے جس زبان سے ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے

ہیں اور پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر دُرود و سلام پڑھتے ہیں، اُس زبان کو گالی گلوچ اور بُری باتوں سے گندی کیوں کریں۔ ایک حدیث شریف میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ” آپس میں گالی گلوچ کرنے والے دونوں شیطان ہیں کہ ایک دوسرے کے مُقابلے میں بدزبانی کرتے ہیں“۔

لڑائی جھگڑا:

اسکول، گھر اور محلّے میں، دوستوں اور گھر والوں سے بات بات پر بلا وجہ ناراض ہو جانا یا لڑائی جھگڑا کرنا، بہت ہی خراب عادت اور گُناہ کا کام ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جھگڑالو آدمی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بے حد ناپسند ہے۔

اگر کوئی بُری بات کہہ دے ، تو لڑائی جھگڑے کے بجائے اُسے مُعاف کر دینا چاہیے کہ مُعاف کر دینا بہت اچھّی عادت ہے۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: ” جھگڑنا چھوڑ دو، میں حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا چھوڑنے والے کو جنّت کے کنارے میں، جنّت کے درمیان میں اور جنّت کے اعلیٰ درجے میں تین گھروں کی ضمانت دیتا ہوں“۔

ہر مُسلمان کے لیے ضروری ہے کہ بُری عادات سے بچنے کی کوشش کرے۔ اگر ہم بُری عادتیں چھوڑنے میں کامیاب ہوگئے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے اور اس طرح جنّت ہمارا مُقدّر بنے گی۔

الفاظ	مُخالف	پچھاڑنا	جھگڑالو
معانی	دُشمن	نیچے گرانا	لڑاکا/بہت لڑنے والا

یاد رکھنے کی باتیں

- غُصّہ کرنا، لڑائی جھگڑا کرنا اور گالی گلوچ کرنا بُری عادتیں ہیں۔
- پہلوان وہ ہے، جو غُصّے کے وقت اپنے آپ پر قابو پالے۔
- گالی گلوچ اور بُری باتوں سے زبان ناپاک نہیں کرنی چاہیے۔
- اگر ہم بُری عادتیں چھوڑدیں، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سے راضی ہوجائے گا۔

رہنمائے اساتذہ

① بچّوں کو غُصّہ، گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑے کے نقصانات بتائیے۔

② بچّوں کو بُری باتوں سے بچنے کا ذہن دیجیے۔

③ بچّوں کو مزید چند اچھّی اور بُری عادات کے بارے میں بتائیے۔

مشق

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف ۔ اچھّے انسان کی نشانی بیان کیجیے۔

ب ۔ غصّہ آئے تو کیسے ختم کرنا چاہیے؟

ج ۔ لڑائی جھگڑا چھوڑنے پر ہمارے پیارے نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے کس بات کی ضمانت دی ہے؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

جہنّم	بُری بُری	ناپسند	غُصّے

الف ۔ غُصّے میں انسان ____________ باتیں کرنے لگتا ہے۔

ب ۔ پہلوان وہ ہے، جو ____________ کے وقت اپنے آپ پر قابو پالے۔

ج ۔ جھگڑالو آدمی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بے حد ____________ ہے۔

د ۔ گالی دینا بہت بُری اور ____________ میں لے جانے والی عادت ہے۔

سوال نمبر ۳: اچھّی اور بُری عادتیں الگ الگ کالم بنا کر لکھیے۔

- مُعاف کرنا
- گالی دینا
- مل جُل کر رہنا
- سلام کرنا
- غُصّہ کرنا
- لڑائی جھگڑا کرنا

مہکتا پھول

جو شخص غُصّہ پی لیتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے سینے کو ایمان سے بھر دیتا ہے۔

سوچ کر بتائیے

اگر کوئی بُرا بھلا کہہ دے یا غُصّہ دلائے، تو آپ کیا کریں گے؟

ذرا سوچیے

کیا آپ غُصّے، لڑائی جھگڑے اور گالی گلوچ سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں؟

گُفتگو کی سُنّتیں اور آداب

تدریسی مقاصد

- آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے اندازِ گُفتگو سے آگاہ کرنا۔
- گُفتگو کی چند سُنّتیں اور آداب بتانا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے شمار نعمتوں میں سے زبان ایک بڑی نعمت ہے۔ انسان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بولنے کی طاقت عطا فرمائی ہے۔ عقل مند انسان ہمیشہ سوچ سمجھ کر بات کرتا ہے اور بے وقوف انسان بغیر سوچے سمجھے بولتا رہتا ہے۔

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہمیشہ ٹھہر ٹھہر کر اور سادہ گُفتگو فرماتے۔ سُننے والا ہر شخص آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی بات آسانی سے سمجھ لیتا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
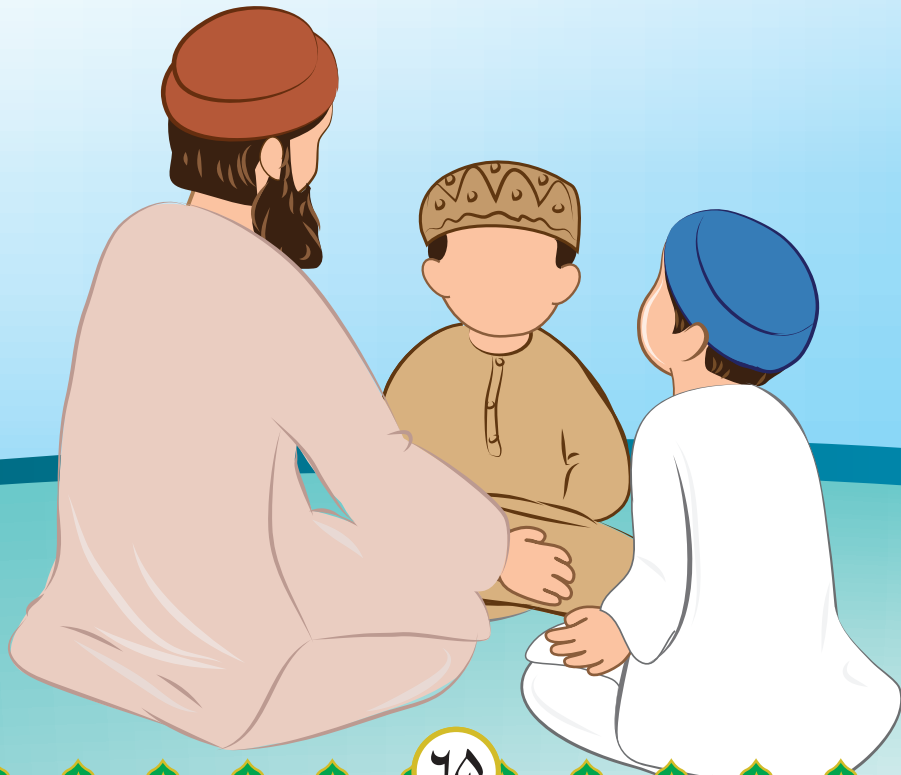
کا کلام اتنا صاف اور واضح ہوتا کہ سُننے والے سمجھ کر یاد کر لیتے۔ کوئی اہم بات ہوتی، تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسے تین تین بار دہراتے، تاکہ سُننے والے اچھی طرح سمجھ لیں۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بلا ضرورت گُفتگو نہ فرماتے اکثر خاموش ہی رہتے۔ ضرورت کے وقت بھی مُختصر اور سادہ گُفتگو فرماتے۔ بولنے والے کی بات ہر گز نہ کاٹتے، بلکہ مکمّل توجّہ سے سُن کر جواب ارشاد فرماتے۔

آیئے گُفتگو کے چند آداب سیکھتے ہیں:

- ہمیشہ اس بات کا دھیان رکھنا چاہیے کہ زبان سے کوئی گُناہ کی بات نہ نکلے۔
- زبان سے صرف وہی گُفتگو کی جائے، جس کا مقصد اچّھا ہو۔
- مُختصر جملوں میں بات مکمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔
- کوئی بات کر رہا ہو، تو اُس کی بات نہیں کاٹنی چاہیے۔
- دورانِ گُفتگو بڑوں کے ادب و احترام کا خیال رکھنا چاہیے۔
- ہنسی مذاق کی باتوں اور ہنسنے سے پرہیز کرنا چاہیے، البتّہ کبھی کبھی جائز خوش طبعی میں حرج نہیں۔
- ہمیشہ سچ بولنا چاہیے، مذاق میں بھی جُھوٹ سے بچنا ضروری ہے۔

- کسی مُسلمان کو مُسکراتا دیکھ کر یہ دُعا پڑھنی چاہیے۔

اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ

پیارے مدنی منّو اور مدنی منّیو! اگر ہم حُضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے طریقے کے مُطابق اپنی گُفتگو اچّھی بنالیں، تو اس کی برکت سے ہم بہت سارے گُناہوں سے بچنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

الفاظ	دھیان	خوش طبعی	کلام
معانی	خیال	مزاح	بات چیت

رہنمائے اساتذہ

① مدنی منّوں/مدنی منّیوں کو گُفتگو کے آداب سکھائیے۔

② مدنی منّوں/مدنی منّیوں کو بُری باتوں سے بچنے اور زبان کی حفاظت کا ذہن دیجیے۔

③ مدنی منّوں/مدنی منّیوں کو مذاق میں بھی جُھوٹ سے بچنے کا ذہن دیجیے۔

یاد رکھنے کی باتیں

- ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ٹھہر ٹھہر کر سادہ اور مُختصر گُفتگو فرماتے تھے۔
- دورانِ گُفتگُو بڑوں کے ادب واحترام کا خیال رکھنا چاہیے۔
- ہمیشہ سچّی اور مُختصر بات کرنی چاہیے۔
- کوئی بات کر رہا ہو، تو اس کی بات نہیں کاٹنی چاہیے۔

سوچ کر بتائیے

امّی ابّو، اُستاد صاحب اور دوستوں کے ساتھ کس طرح گُفتگو کرنی چاہیے؟

ذرا سوچیے

کیا آپ دُوسروں سے آپ اور جی کہہ کر بات کرتے ہیں؟

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کا اندازِ گُفتگو کیسا تھا؟

ب ۔ بغیر سوچے بات کرنا کن لوگوں کا طریقہ ہے؟

ج ۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ ضرورت کے وقت کیسی گُفتگو فرماتے؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

بات | اچّھا | سوچ | اللہ عَزَّوَجَلَّ | ادب واحترام

الف۔ عقل مند انسان ہمیشہ __________ سمجھ کر بات کرتا ہے۔

ب ۔ زبان سے صرف وہی گُفتگو کریں جس کا مقصد __________ ہو۔

ج ۔ دورانِ گُفتگو بڑوں کے __________ کا خیال رکھنا چاہیے۔

د ۔ کوئی بات کر رہا ہو، تو اُس کی __________ نہیں کاٹنی چاہیے۔

ہ ۔ انسان کو __________ نے بولنے کی طاقت عطا فرمائی ہے۔

سوال نمبر ۳: گُفتگو کے تین آداب تحریر کیجیے۔

تیل لگانے اور کنگھا کرنے کے آداب

تدریسی مقاصد

- زینت کی سُنّتیں اور آداب سکھانا۔
- سر میں تیل لگانے اور کنگھا کرنے کا طریقہ سکھانا۔

ہمارے بال بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہیں۔ یہ ہماری خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے بالوں کو خوب صاف ستھرا رکھیں۔ سنّت کے مطابق ان میں تیل لگائیں اور کنگھا کریں۔

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اپنے سرِ اقدس اور داڑھی مُبارک میں تیل لگاتے، کنگھا کرتے اور سر کے بیچ سے مانگ نکالتے۔ حضرت سیدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”جس کے بال ہوں اُسے چاہیے کہ وہ اُن کا اِکرام کرے۔ یعنی اُن کو دھوئے، تیل لگائے اور کنگھا کرے“۔
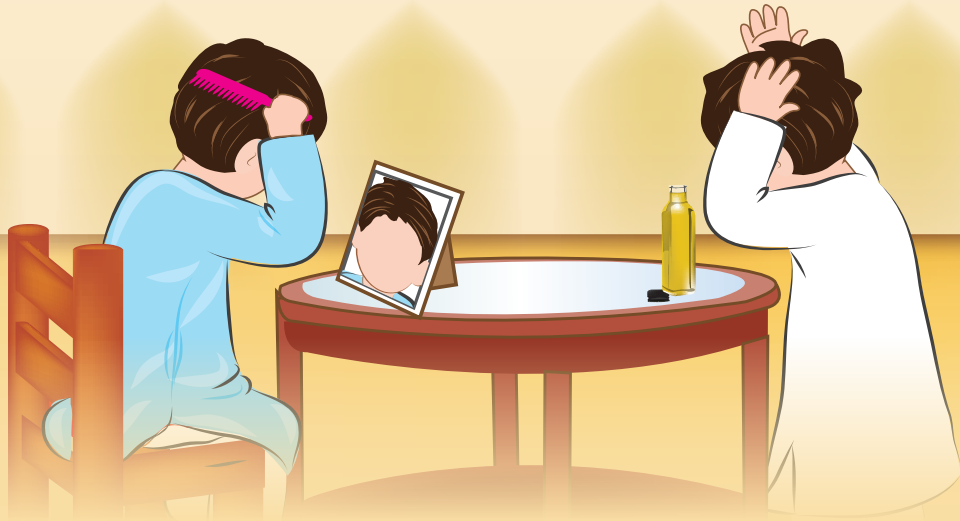
سر میں تیل لگانے کا طریقہ یہ ہے کہ

- بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ کر پہلے اُلٹے ہاتھ کی ہتھیلی میں تیل ڈالیں۔
- پھر سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے پہلے سیدھی آنکھ کے ابرو پر تیل لگائیں پھر اُلٹی آنکھ کے ابرو پر۔
- اس کے بعد سیدھی آنکھ کی پلک پر تیل لگائیں، پھر اُلٹی آنکھ کی پلک پر۔
- پھر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ کر سر میں تیل ڈالیں۔
- کنگھا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ سر کے بیچ سے مانگ نکالی جائے۔پہلے سیدھی طرف کنگھا کیا جائے پھر اُلٹی طرف۔یہی ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کی سنّت ہے۔

یاد رکھنے کی باتیں

- ہمارے بال بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہیں۔
- ہمیں اپنے بالوں کو خوب صاف سُتھرا رکھنا چاہیے۔
- سر میں تیل لگانے سے پہلے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ لینی چاہیے۔
- سر کے بیچ سے مانگ نکالنا سُنّت ہے۔

الفاظ	اِکرام	ابُرو
معانی	عِزّت	آنکھوں کے اوپر چاند کی شکل والے بال

سرگرمی

سر میں تیل لگانے اور کنگھا کرنے کے آداب کلاس میں ایک دوسرے کو سنایئے۔
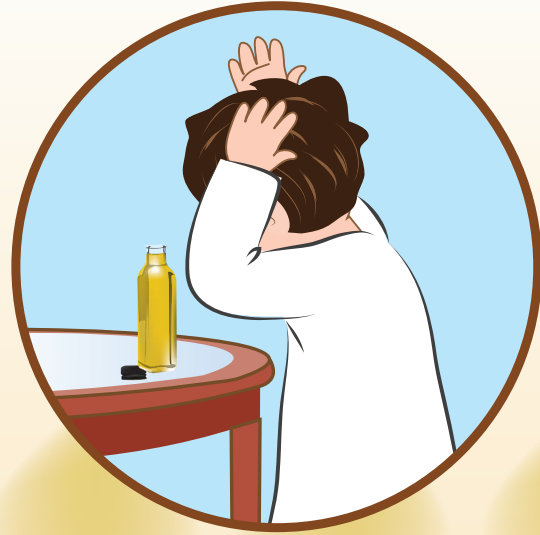
رہنمائے اساتذہ

① بچّوں کو تیل لگانے اور کنگھا کرنے کا سنّت طریقہ اچھی طرح سکھایئے اور اس کے مطابق عمل کرنے کا ذہن دیجیے۔

③ وقتاً فوقتاً اس کا جائزہ لیجیے اور سُستی یا لاپرواہی کرنے والے بچّوں کو پیار و محبّت سے عمل کی ترغیب دیجیے۔

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ سر میں تیل لگانے کا طریقہ کیا ہے؟

ب ۔ جس کے بال ہوں اُسے کیا کرنا چاہیے؟

ج ۔ کنگھا کرنے کا طریقہ بیان کیجیے؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

سرِاقدس ۔ بالوں ۔ اِکرام ۔ نعمت ۔ بیچ

الف۔ ہمارے بال بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ____________ ہیں۔

ب ۔ جس کے بال ہوں، اسے چاہیے کہ وہ اُن کا ________________ کرے۔

ج ۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ____________ اور داڑھی مبارک میں تیل لگایا کرتے تھے۔

د ۔ سر کے ______________ سے مانگ نکالنی چاہیے۔

ہ ۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے ______________ کو خوب صاف ستھرا رکھیں۔

ذرا سوچیے: کیا آپ سُنّت کے مُطابق سر میں تیل لگاتے اور کنگھا کرتے ہیں؟

بیتُ الخلا کے آداب

تدریسی مقاصد

- بیتُ الخلا کے آداب اور دُعائیں سکھانا۔
- استنجا کا طریقہ بتانا۔

پیارے بچّو! ہمارا دین اسلام ہر کام میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ زندگی گزارنے کے دُوسرے آداب کی طرح اسلام نے ہمیں بیتُ الخلا کے آداب بھی سکھائے ہیں۔

آیئے بیتُ الخلا کے چند آداب سیکھتے ہیں:

- بیتُ الخلا میں داخل ہونے سے پہلے سر ڈھانپ لینا چاہیے۔
- بیتُ الخلا میں داخل ہوتے وقت پہلے اُلٹا پاؤں اندر رکھنا چاہیے اور باہر نکلتے وقت پہلے سیدھا پاؤں باہر نکالنا چاہیے۔
- بیتُ الخلا میں داخل ہونے سے پہلے یہ دُعا پڑھنی چاہیے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَآئِثِ

- بیتُ الخلا میں بیٹھتے وقت اُلٹے پاؤں پر زور دے کر بیٹھنا چاہیے۔
- بے لباس قبلے کی طرف مُنہ یا پیٹھ ہرگز نہیں کرنی چاہیے۔

- پیشاب وغیرہ کے ناپاک چھینٹوں سے بدن اور کپڑوں کو بچانا چاہیے۔
- بیتُ الخلا میں بات چیت بالکل نہیں کرنی چاہیے۔
- پیشاب وغیرہ سے فارغ ہوکر اِستنجا کرنا چاہیے۔
- اِستنجا کرتے وقت سیدھے ہاتھ سے پانی ڈالنا چاہیے اور اُلٹے ہاتھ سے صفائی کرنی چاہیے۔
- اِستنجا کے فوراً بعد بیتُ الخلا سے باہر آکر یہ دُعا پڑھنی چاہیے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ

- آخر میں دونوں ہاتھ صابُن سے دھولینے چاہییں۔
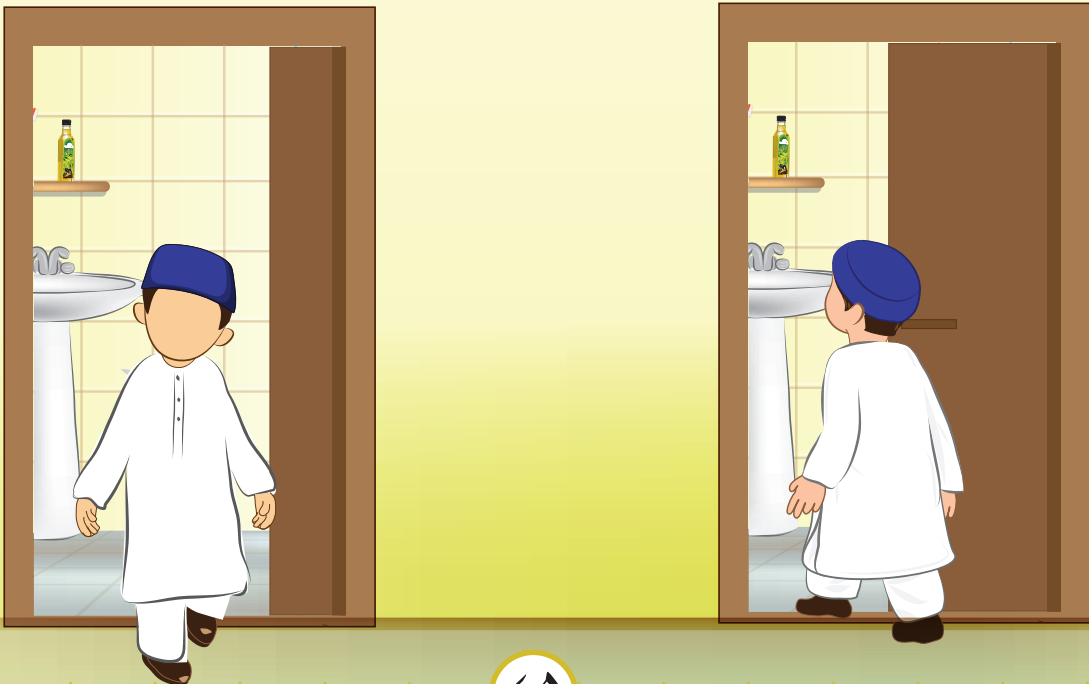
الفاظ	بیتُ الخلا	ڈھانپ کر
معانی	استنجا خانہ	چُھپا کر

کیا آپ جانتے ہیں؟

قِبلے کی طرف پاؤں پھیلانا یا تُھوکنا منع ہے۔

یاد رکھنے کی باتیں

- بیتُ الخلا جانے سے پہلے سر ڈھانپ کر دُعا پڑھ لینی چاہیے۔
- بیتُ الخلا میں داخل ہوتے وقت اُلٹا اور باہر نکلتے وقت سیدھا پاؤں باہر نکالنا چاہیے۔
- بے لباس قبلے کی طرف مُنہ یا پیٹھ نہیں کرنا چاہیے۔
- استنجا سے فارغ ہونے کے بعد فوراً بیتُ الخلا سے باہر آجانا چاہیے۔
- بیتُ الخلا سے باہر آنے کے بعد بھی دُعا پڑھ لینی چاہیے۔

رہنمائے اساتذہ

١. بچّوں کو بیتُ الخلا کے آداب سمجھا کر اُن پر عمل کا ذہن دیجیے۔
٢. بچّوں کو بیتُ الخلا کی دُعائیں دُرُست تلفّظ کے ساتھ یاد کروائیے۔
٣. بچّوں کو بیتُ الخلا سے نکلنے کے بعد ہاتھ دھونے کا ذہن دیجیے۔

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ بے لباس کس طرف مُنہ یا پیٹھ کرنا منع ہے؟

ب ۔ اِستنجا کرنے کا طریقہ بیان کیجیے؟

ج ۔ بیتُ الخلا سے باہر آکر کیا کرنا چاہیے؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

کپڑوں	اُلٹا	بدن	سیدھا	سر	صابُن

الف۔ بیتُ الخلا میں داخل ہوتے وقت پہلے ________ پاؤں اندر رکھنا چاہیے۔

ب ۔ بیتُ الخلا سے نکلتے وقت پہلے ________ پاؤں باہر نکالنا چاہیے۔

ج ۔ بیتُ الخلا میں داخل ہونے سے پہلے ______ ڈھانپ لینا چاہیے۔

د ۔ پیشاب وغیرہ کے ناپاک چھینٹوں سے ______ اور ______ کو بچانا چاہیے۔

ہ ۔ اِستنجا سے فارغ ہونے کے بعد دونوں ہاتھ ______ سے دھو لینے چاہییں۔

ذرا سوچیے

کیا آپ بیتُ الخلا میں داخل ہونے سے پہلے اور باہر آنے کے بعد دُعا پڑھتے ہیں؟

باب ششم

مشاہیرِ اسلام

حضرت سیدنا نُوح عَلَیْہِ السَّلَام

تدریسی مقاصد

- حضرت سیدنا نُوح عَلَیْہِ السَّلَام کی سیرت سے آگاہی فراہم کرنا۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول کی نافرمانی کے انجام سے آگاہ کرنا۔

حضرت سیدنا نُوح عَلَیْہِ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو لوگوں کی طرف اپنا پیغام پہنچانے اور اُنھیں سیدھی راہ دکھانے کے لیے بھیجا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نو سو پچاس (950) سال تک اپنی قوم کو نیکی کی دعوت دیتے رہے، مگر چند لوگوں کے علاوہ اکثر لوگ ایمان نہ لائے۔ وہ لوگ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی شان میں گُستاخیاں کرتے اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو ستاتے رہے۔

آپ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قوم کی تکلیفوں اور نافرمانیوں پر صبر کرتے اور اپنی قوم کے لیے یہ دُعا فرمایا کرتے:

اے میرے پروردگار! میری قوم کو بخش دے اور انھیں ہدایت عطا فرما، کیونکہ یہ مجھے نہیں جانتے۔

ایک دن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو بتایا کہ اب آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم میں سے کوئی بھی ایمان نہیں لائے گا۔ پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُن کی ہلاکت کی دُعا فرمادی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو ایک کشتی بنانے کا حُکم دیا اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو بتادیا گیا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم کو پانی کے طوفان کے ذریعے ہلاک کردیا جائے گا۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکم سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک بہت بڑی کشتی تیار کی۔ ایک دن صُبح کے وقت آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے گھر کے تندور سے پانی نکلنا شروع ہوگیا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام سمجھ گئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عذاب آنے والا ہے۔ اس لیے آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے کشتی پر ایمان والوں اور جانوروں کو سُوار کرنا شروع کردیا۔ سب سے اُوپر والی منزل پر مُسلمانوں کو سُوار کیا اور نیچے کی دو منزلوں میں جانوروں، درندوں اور پرندوں وغیرہ کو سُوار کیا۔ اسی دوران آسمان سے زوردار بارش برسنے لگی اور جگہ جگہ زمین سے پانی

کے چشمے پُھوٹ کر بہنے لگے۔اس طرح بارش اور زمین سے نکلنے والے پانی سے ایسا طوفان آیا کہ اُونچے اُونچے پہاڑوں کی چوٹیاں بھی اس طوفان میں ڈوب گئیں۔

اس طوفان میں سارے کافر ہلاک ہوگئے۔ صرف وہی لوگ باقی بچے ، جو حضرت سیدنا نُوح عَلَیْہِ السَّلَام پر ایمان لائے تھے اور کشتی میں سوار تھے۔ جب طوفان ختم ہوا، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکم سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی کشتی ایک پہاڑ پر جاکر ٹھہر گئی۔اس پہاڑ کا نام ”جُودی“ ہے۔طوفان ختم ہونے کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکم سے حضرت سیدنا نُوح عَلَیْہِ السَّلَام اور باقی لوگ کشتی سے اُتر آئے اور دوبارہ اس دُنیا کو آباد کیا۔

الفاظ	گُستاخی	ہلاکت	پہاڑ کی چوٹی	چرند
معانی	بے ادبی	بربادی	پہاڑ کی بُلندی	گھاس چرنے والے جانور

سوچ کر بتائیے

دُنیا میں سب سے پہلی کشتی کس نے بنائی؟

رہنمائے اساتذہ

① بچّوں کو حضرت سیدنا نُوح عَلَیْہِ السَّلَام کی سیرت سے آگاہ کیجیے۔

② بچّوں کو حضرت سیدنا نُوح عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم پر آنے والے عذاب سے آگاہ کرکے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی سے بچنے کا ذہن دیجیے۔

یادرکھنے کی باتیں

- حضرت سیدنا نُوح عَلَیْہِ السَّلَام نو سو پچاس سال تک اپنی قوم کو ایمان کی دعوت دیتے رہے۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ نے طوفان کا عذاب بھیج کر حضرت سیدنا نُوح عَلَیْہِ السَّلَام کی نافرمان قوم کو ہلاک کر دیا۔
- اس طوفان میں صِرف حضرت سیدنا نُوح عَلَیْہِ السَّلَام، آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر ایمان لانے والے اور کشتی میں سُوار چرند و پرند باقی بچے۔
- حضرت سیدنا نُوح عَلَیْہِ السَّلَام کی کشتی طوفان میں تیرتی ہوئی جُودی پہاڑ پر جا کر ٹھہر گئی۔
- حضرت سیدنا نُوح عَلَیْہِ السَّلَام، آپ کی اولاد اور دیگر مومنین نے اس دُنیا کو دوبارہ آباد کیا۔
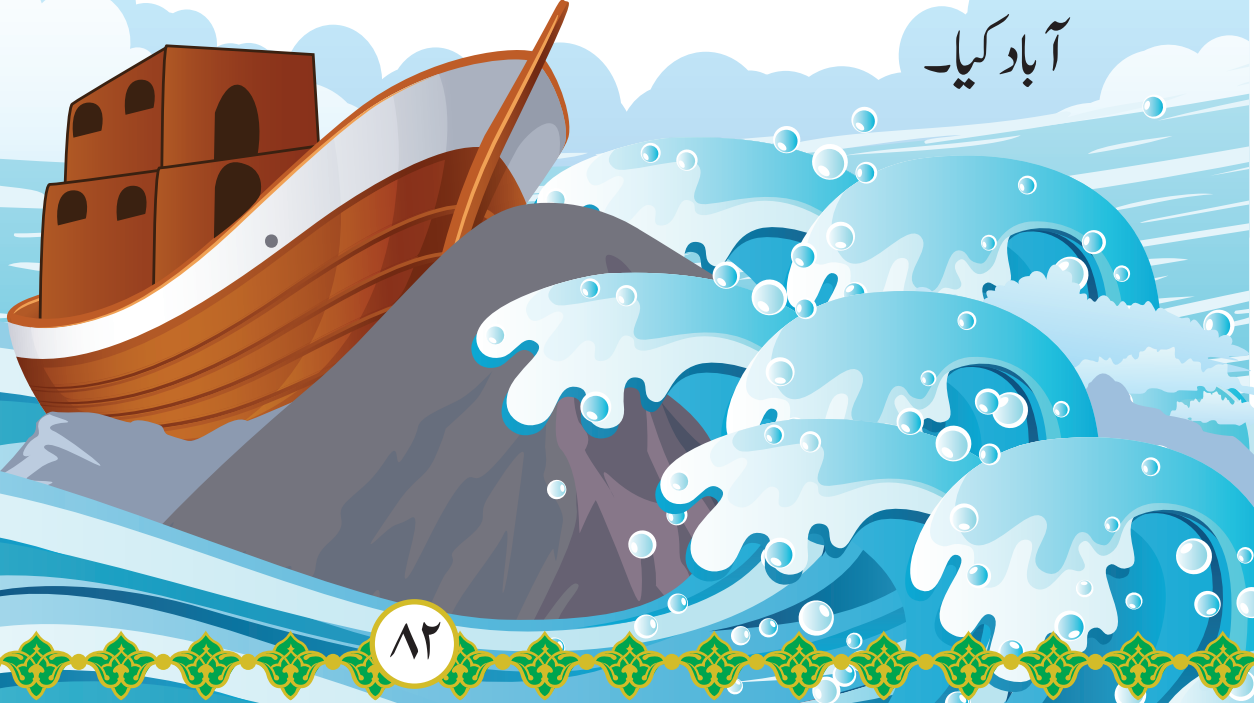
سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ حضرت سیدنا نُوح عَلَیْہِ السَّلَام کتنے سال تک اپنی قوم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پیغام پہنچاتے رہے؟

ب ۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

ج ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم کو کس عذاب سے ہلاک فرمایا؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

تندور	نبی	جُودی	کشتی	بارش

الف۔ حضرت سیدنا نُوح عَلَیْہِ السَّلَام، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے ________ ہیں۔

ب ۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک بہت بڑی ________ تیار کی۔

ج ۔ ایک دن صُبح کے وقت ________ سے پانی نکلنا شروع ہو گیا۔

د ۔ آسمان سے زوردار ________ برسنے لگی۔

ہ ۔ حضرت سیدنا نُوح عَلَیْہِ السَّلَام کی کشتی ایک پہاڑ پر جا کر ٹھہری، جس کا نام ________ ہے۔

حضرت سیدنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ

تدریسی مقاصد

- صحابی کا معنی و مفہوم بتانا۔
- حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی مختصر سیرت بتانا۔

حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کے بعد سب سے افضل انسان ہیں۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کے بہت ہی اچھّے دوست اور صحابی ہیں۔ جو مسلمان ایمان کی حالت میں حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کی ملاقات سے سرفراز ہوئے اور ایمان ہی پر اُن کا خاتمہ ہوا، اُن خوش نصیب مسلمانوں کو ''صحابی'' کہتے ہیں۔

حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کا اصل نام عبد اللہ ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ہمیشہ سچ بولتے تھے، اس لیے لوگ آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کو "صدّیق" کہتے تھے۔ صدّیق کا معنیٰ ہے "زیادہ سچ بولنے والا"۔

حضرت سیدنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ مُسلمان ہونے سے پہلے اکثر ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کے ساتھ رہتے تھے۔ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکم پر ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے اسلام کی دعوت دینا شروع کی، تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ سب سے پہلے ایمان لائے، لیکن کافر پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کی جان کے دُشمن بن گئے۔ اُنھوں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اور دُوسرے مُسلمانوں کو طرح طرح سے ستانا شروع کر دیا۔ ایسے میں حضرت سیدنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اور دُوسرے مُسلمانوں کی مدد کی اور بہت سے غلام مُسلمانوں کو خرید کر آزاد فرمایا۔

جب کافروں نے بہت زیادہ ستایا، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکم پر مکّے سے مدینے ہجرت کرنے کا ارادہ فرمایا۔ اس موقع پر حضرت سیدنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ساتھ ہجرت فرمائی۔ ہجرت کے دوران آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ساتھ غارِ ثور میں تین دن گزارے۔

مدینۂ منوّرہ تشریف لے جانے کے بعد بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اسلام کے لیے بے مثال قربانیاں پیش کیں۔ کافروں کے ساتھ ایک جنگ میں جب سامان کی ضرورت پیش آئی، تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے گھر کا سارا سامان حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کر دیا۔
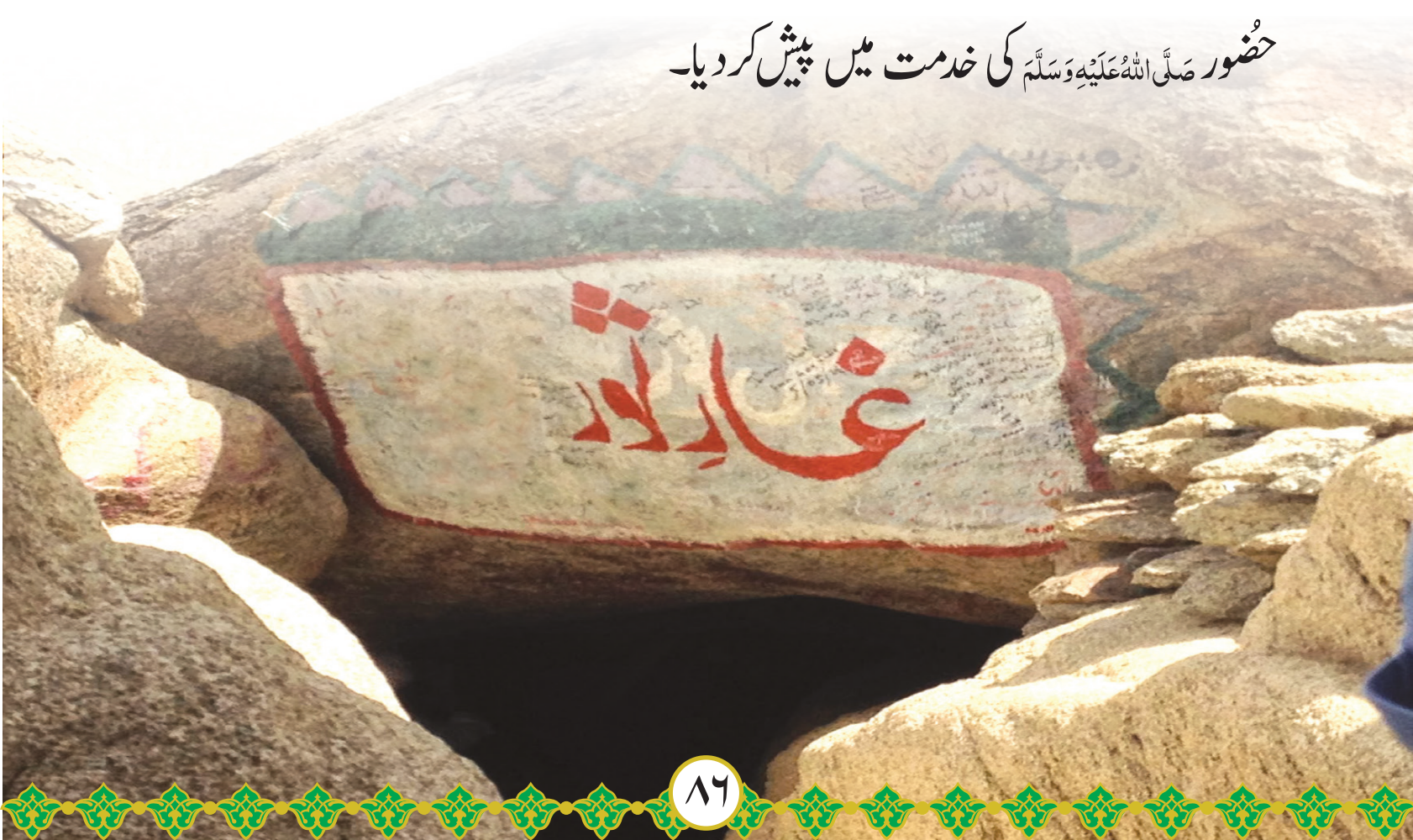
ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کے وصالِ ظاہری کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ مُسلمانوں کے سب سے پہلے خلیفہ مُقرّر ہوئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ بہت اچھّے اخلاق والے، بہت زیادہ عقل مند، سخی اور بہادر تھے۔ غریب مُسلمانوں کی مدد کرتے۔ بھوکوں کو کھانا کھلاتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے راستے میں بہت زیادہ صدقہ و خیرات کرتے۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے 22 جمادی الآخر سن 13 ہجری کو مدینۂ منوّرہ میں وصال فرمایا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی قبر شریف گُنبدِ خضریٰ کے سائے میں ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کی قبرِ مبارک کے ساتھ ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

حضرت سیدنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے سب سے پہلے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے معجزۂ معراج کی تصدیق فرمائی تھی۔

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہزادی حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا "اُمّ المؤمنین" یعنی مؤمنین کی ماں ہیں۔

الفاظ	ہجرت	سخی
معانی	ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا	دل کھول کر خرچ کرنے والے

رہنمائے اساتذہ

① بچّوں کو صحابی کی تعریف یاد کروایئے۔

② بچّوں کو بتایئے کہ جب بھی کسی صحابی کا نام مُبارک لیا جائے تو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی کہنا چاہیے۔

③ بچّوں کو بتایئے کہ ہمیں تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا ادب و احترام کرنا چاہیے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان میں گُستاخی کرنے والا جہنّم میں جائے گا۔

یاد رکھنے کی باتیں

- جس مسلمان نے ایمان کی حالت میں ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور مسلمان ہی فوت ہوا اسے ''صحابی'' کہتے ہیں۔
- سب سے افضل صحابی، حضرت سیدنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہیں۔
- حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مُسلمانوں کے سب سے پہلے خلیفہ مُقرّر ہوئے۔
- حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا وصال 22 جمادی الآخر کو مدینۂ منوّرہ میں ہوا۔
- حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی قبر شریف ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی قبرِ مُبارک کے ساتھ ہے۔
- ہر صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا ادب واحترام ہر مُسلمان کے لیے ضروری ہے۔

مہکتا پھول

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وہ صحابی ہیں جن کے والد صاحب، بیٹے اور پوتے بھی صحابی تھے۔

سوچ کر بتائیے

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بعد سب سے افضل انسان کون ہیں؟

سوال نمبر۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ صحابی کسے کہتے ہیں؟

ب ۔ سب سے افضل صحابی کون ہیں؟

ج ۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا اصل نام کیا ہے؟

د ۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مزار مُبارک کہاں ہے؟

سوال نمبر۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

اخلاق	ہجرت	سچ	22	پہلے

الف۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مُسلمانوں کے سب سے ______ خلیفہ ہیں۔

ب ۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بہت اچّھے ______ والے، سخی اور بہادر تھے۔

ج ۔ صدّیق کا معنی ہے "زیادہ ______ بولنے والا"۔

د - حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ــــــــــ جمادی الآخر کو مدینہ منوّرہ میں وصال فرمایا۔

ہ - حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ساتھ ــــــــــ فرمائی۔

سوال نمبر۳: دیے گئے چار اشاروں کی مدد سے شخصیت بتائیے۔

۱ پہلے مسلمان

۲ غارِ ثور

۳ صحابی

۴ 22 جمادی الآخر

کیا آپ بتا سکتے ہیں؟

حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اسلام کی دعوت پیش کرنے کے لیے کس طرح حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی مدد کی؟

ماخذ و مراجع

- القرآن الکریم
- تفسیر خزائن العرفان
- ترجمہ کنز العرفان
- ترمذی
- سنن ابو داؤد
- صحیح ابن حبان
- کنز العمال
- طبرانی کبیر
- مرآۃ المناجیح
- نماز کے احکام
- اسلامی بہنوں کی نماز
- ہمارا اسلام
- سیرت مصطفٰی
- سیرت ابن ہشام
- عجائب القرآن و غرائب القرآن
- تاریخ الخلفاء
- سُنّتیں اور آداب